

فہرست عنوانات

صفحہ	عنوان
	(الف)
۲۳	آنکھ ۷
۲۳	اجازت ۷
۲۴	اجتماعی قربانی ۷
۲۵	اجتماعی قربانی میں رقم بیچ جائے ۷
۲۵	ادھار لئے ہوئے جانور ۷
۲۶	اسلامی یادگاریں ۷
۲۶	اضحیٰ ۷
۲۷	اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے ۷
۲۷	افضل جانور ۷
۲۸	الٹا کھینچنا ۷
۲۸	”اللہ اکبر“ کہہ کر ذبح کرنا ۷
۲۹	”اللہ اکبر“ کہنا ضروری نہیں ۷
۲۹	امانت کی رقم ۷
۲۹	امت محمدیہ پر خاص انعام ۷
۲۹	اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا ۷
۳۰	اندھے ۷

صفحہ	عنوان
۳۰	انشورنس کمپنی کے ملازم
۳۱	اوجھڑی
۳۱	اولاد
۳۱	اولاد کی طرف سے قربانی کرنا
۳۲	اونٹ
۳۳	ایام نحر میں شک ہو گیا
۳۳	ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا
۳۴	ایک حصہ دار مر گیا
۳۴	ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے
	(ب)
۳۵	بال
۳۵	بال جلا کر پکانا
۳۶	بالغ ہوا
۳۶	بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا
۳۶	بانجھ
۳۷	باؤ لے جانور
۳۷	بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور
۳۷	بٹ
۳۸	بچہ

صفحہ	عنوان
۳۸	بچے ۷
۳۸	بڑے جانور ۷
۳۸	بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں ۷
۳۹	بسم اللہ بھول گیا ۷
۳۹	بسم اللہ کے الفاظ ۷
۳۹	بسم اللہ کیسے پڑھے ۷
۴۰	بکری ۷
۴۰	بکرے میں صرف ایک حصہ ہے ۷
۴۱	بندوق کا ذبیحہ ۷
۴۱	بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا ۷
۴۱	بھون کر کھانا ۷
۴۲	بھینس ۷
۴۲	بھینگی آنکھ والے ۷
۴۲	بیل ۷
۴۲	بے نمازی کا ذبیحہ ۷
۴۳	بیوی ۷
۴۳	بے ہوش کر کے ذبح کرنا ۷
	(پ)
۴۴	پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی ۷

صفحہ	عنوان
۴۴	۷ پانی پلایا جائے.....
	(ت)
۴۴	۷ تاریخ قربانی.....
۴۵	۷ تشریق کی وجہ تسمیہ.....
۴۶	۷ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے.....
۴۶	۷ تقسیم سے پہلے گوشت دینا.....
۴۷	۷ تکبیرات تشریق.....
۴۸	۷ تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے.....
۴۸	۷ تکبیر تشریق کی ابتداء.....
۴۹	۷ تکبیر تشریق کی قضا.....
۴۹	۷ تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے.....
۵۰	۷ تکبیر کی آواز.....
۵۰	۷ تمام حصہ داروں کے لئے ”بسم اللہ“ کہنا.....
۵۰	۷ تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے.....
۵۱	۷ تھن.....
	(ج)
۵۲	۷ جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا.....
۵۳	۷ جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا.....

صفحہ	عنوان
۵۳	جانور خرید اور آدمی مر گیا..... ۷
۵۳	جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا..... ۷
۵۴	جانور کو تکلیف کم سے کم ہو..... ۷
۵۵	جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی..... ۷
۵۵	جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے..... ۷
۵۵	جانور کی قربانی عبادت ہے..... ۷
۵۶	جانور گم ہو گیا..... ۷
۵۶	جانور میں تبدیلی..... ۷
۵۷	جانور نایاب ہو جائیں..... ۷
۵۷	جانوروں کی عمریں..... ۷
۵۹	جانوروں کی کمی نہیں ہوگی..... ۷
۵۹	جانور مشترک ہے..... ۷
۶۰	جرسی گائے کی قربانی..... ۷
۶۱	جلدی بیماری..... ۷
۶۱	جھول..... ۷
	(ح)
۶۱	حاجی..... ۷
۶۲	حجامت..... ۷
۶۲	حرام چیزیں..... ۷

صفحہ	عنوان	
۶۳	حرام زادہ کا ذبیحہ.....	v
۶۳	حاملہ جانور.....	v
۶۴	حصے.....	v
	(خ)	
۶۵	خارش جانور.....	v
۶۶	خصی جانور.....	v
۶۶	خصی کرنا.....	v
۶۷	خنثی.....	v
	(چ)	
۶۷	چربی.....	v
۶۷	چرم قربانی کا حکم.....	v
۶۸	چوری کے جانور.....	v
۶۸	چھری.....	v
۶۹	چھری چلانے میں شریک.....	v
۶۹	چھوٹے جانور.....	v
۶۹	چھوٹے گاؤں.....	v
	(د)	
۷۰	داغ دے ہوئے جانور کی قربانی.....	v

صفحہ	عنوان
۷۰	دانت ۷
۷۱	دعاء ۷
۷۲	دعا پڑھنا ضروری نہیں ۷
۷۲	دم ۷
۷۳	دم بریدہ جانور کی قربانی ۷
۷۳	دنبے کی دم کا اعتبار نہیں ۷
۷۴	دودھ نکالنا ۷
۷۴	دوسرے جانور کی قیمت کم ہو ۷
۷۴	دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا ۷
۷۵	دیار غیر میں قربانی کرنا ۷
	(ذ)
۷۵	ذبح اپنے ہاتھ سے کرے ۷
۷۶	ذبح اختیاری ۷
۷۶	ذبح اضطراری ۷
۷۷	ذبح پر اجرت لینا ۷
۷۷	ذبح کا آلہ ۷
۷۸	ذبح کا مسنون طریقہ ۷
۷۸	ذبح کا مقام ۷
۷۹	ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں ۷

صفحہ	عنوان
۷	ذبح کرنے کا مقصد.....
۷	ذبح کرنے کی جگہ.....
۷	ذبح کرنے والا مسلمان ہو.....
۷	ذبح کرنے والے کا رخ.....
۷	ذبح کرنے والے کی امامت.....
۷	ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا.....
۷	ذبح کے بعد شرکت.....
۷	ذبح کے شرائط.....
۷	ذبح کے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا ضروری ہے ..
۷	ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے.....
۷	ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا.....
۷	ذبح میں تکلیف دینا.....
۷	رات کو ذبح کرنا.....
۷	رسولی والے جانور.....
	()
۷	رسی.....
۷	رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا.....
۷	رگیں چارکٹ جائیں.....

صفحہ	عنوان
	(ز)
۸۶	زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ v
۸۶	زبان v
۸۶	زخم v
۸۷	زندہ بچہ نکلا v
۸۷	زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے v
۸۸	زوال کے بعد ذبح کرے v
	(س)
۸۸	سرا لگ کرنا v
۸۸	سود خور کے ساتھ شریک ہونا v
۸۹	سور کے دودھ سے پرورش ہوئی v
۸۹	سویاں پکانا v
۸۹	سینگ v
	(ش)
۹۰	شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا v
	شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت v
۹۰	نہیں دی v
۹۱	شرکت سے علیحدہ ہو جانا v

صفحہ	عنوان
۹۱	شُرکت کا افضل طریقہ..... ۷
۹۲	شُرکت کا جانور..... ۷
۹۲	شُرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا..... ۷
۹۲	شُرکت کے پیسوں کی تقسیم..... ۷
۹۳	شریک کرنا..... ۷
۹۳	شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں..... ۷
۹۴	شیعہ کا ذبیحہ..... ۷
۹۴	شیعہ کی شُرکت..... ۷
	(ص)
۹۴	صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مر گیا..... ۷
۹۵	صاحبِ نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذرمانی..... ۷
۹۵	صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے..... ۷
۹۶	صاحبِ نصاب غریب ہو گیا..... ۷
۹۶	صحت یابی کے لئے قربانی کرنا..... ۷
۹۶	صدقہ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے..... ۷
۹۷	صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہوگی..... ۷
	(ض)
۹۷	ضرورتِ اصلیہ..... ۷

صفحہ	عنوان
	(ط)
۹۸	طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا..... v
	(ع)
۹۸	عرفہ..... v
۹۸	عضوتناسل..... v
۹۹	عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت..... v
۹۹	عمر اور دانت..... v
۱۰۰	عورت پر قربانی واجب ہے..... v
۱۰۰	عورت کا ذبیحہ..... v
۱۰۱	عیب دار جانور..... v
۱۰۱	عیب دار ہو گیا..... v
۱۰۲	عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا..... v
۱۰۳	عید کی نماز مقدم ہے..... v
۱۰۳	عید کے دن سال پورا ہوا..... v
۱۰۳	عیسائی کا ذبیحہ..... v
	(ع)
۱۰۳	غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا..... v
۱۰۴	غریب قربانی کے یام میں امیر ہو گیا..... v

صفحہ	عنوان
۱۰۴	غریب نے جانور خریدا..... ۷
۱۰۴	غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا..... ۷
۱۰۵	غصب شدہ جانور کی قربانی..... ۷
۱۰۵	غلاظت کھانے والا جانور..... ۷
۱۰۶	غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا..... ۷
۱۰۶	غیر مسلم کا ذبیحہ..... ۷
	(ف)
۱۰۶	فائدہ اٹھانا مکروہ ہے..... ۷
۱۰۶	فساد ہو گیا..... ۷
۱۰۷	فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا..... ۷
۱۰۷	فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا..... ۷
	(ق)
۱۰۷	قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے..... ۷
۱۰۸	قربانی اور صدقہ میں فرق ہے..... ۷
۱۰۸	قربانی ایک اہم عبادت..... ۷
۱۰۹	قربانی تین دن تک ہوتی ہے..... ۷
۱۰۹	قربانی دوسری جگہ کرنا..... ۷
۱۱۰	قربانی کا جانور فروخت کرنا..... ۷

صفحہ	عنوان
۱۱۰	قربانی کا جانور گم ہو گیا..... ۷
۱۱۱	قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں..... ۷
۱۱۲	قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا..... ۷
۱۱۲	قربانی کا حکم عام ہے..... ۷
۱۱۳	قربانی کا سبق..... ۷
۱۱۳	قربانی کا گوشت بدلے میں دینا..... ۷
۱۱۳	قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا..... ۷
۱۱۴	قربانی کا وقت..... ۷
۱۱۶	قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو..... ۷
۱۱۶	قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں..... ۷
۱۱۷	قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا..... ۷
۱۱۸	قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے..... ۷
۱۱۸	قربانی کس پر واجب ہے..... ۷
۱۲۰	قربانی کی حقیقت..... ۷
۱۲۰	قربانی کی قضاء..... ۷
۱۲۱	قربانی کی نذر مانی..... ۷
۱۲۱	قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے..... ۷
۱۲۱	قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا..... ۷
۱۲۲	قربانی نہ کرنے پر وعید..... ۷
۱۲۲	قربانی کی نیت..... ۷

صفحہ	عنوان
۱۲۳	قربانی کی نیت سے جانور خریدا..... ۷
۱۲۳	قربانی کے جانور..... ۷
۱۲۴	قربانی کے جانور میں شریک کرنا..... ۷
۱۲۵	قربانی کے دن میں شک ہو گیا..... ۷
۱۲۵	قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے..... ۷
۱۲۶	قربانی میں وکیل بنانا..... ۷
۱۲۷	قربانی میں وکیل بننا..... ۷
۱۲۷	قربانی واجب ہے..... ۷
۱۲۸	قربانی والا وفات پا گیا..... ۷
۱۲۸	قرض لیکر قربانی کرنا..... ۷
۱۲۸	قصابی کے ہاتھ کا ذبیحہ..... ۷
۱۲۹	قصاب کی اجرت..... ۷
۱۲۹	قصابی کا پیشہ..... ۷
۱۲۹	قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی..... ۷
۱۳۰	قیدی..... ۷
	(ک)
۱۳۰	کاروبار مشترک ہے..... ۷
۱۳۱	کاشتکار..... ۷
۱۳۱	کافر کو گوشت دینا..... ۷

صفحہ	عنوان
۱۳۲	کان ۷
۱۳۲	کافر ۷
۱۳۳	کانا ۷
۱۳۳	کپورے ۷
۱۳۳	کتب خانہ ۷
۱۳۴	کتنی قربانی واجب ہے ۷
۱۳۴	کچا گوشت ۷
۱۳۴	کرایہ پردی ہوئی چیز ۷
۱۳۵	کسان ۷
۱۳۵	کمزور جانور ۷
۱۳۵	کھال ۷
۱۳۶	کھال اتارنا ۷
۱۳۷	کھال جل گئی ۷
۱۳۷	کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا ۷
۱۳۷	کھال عوض میں دینا ۷
۱۳۸	کھال کسی کو دینا ۷
۱۳۸	کھال کی رقم تنخواہ میں دینا ۷
۱۳۸	کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا ۷
۱۳۹	کھال کی قیمت استعمال میں لانا ۷
۱۳۹	کھال کی قیمت کا مصرف ۷

صفحہ	عنوان
۱۳۹	کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا
۱۴۰	کھجلی
۱۴۰	کھری
	(گ)
۱۴۱	گا بھن نکلی
۱۴۱	گائے کی قربانی
۱۴۲	گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے
۱۴۲	گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں
۱۴۲	گدی کی طرف سے ذبح کرنا
۱۴۳	گذشتہ سال کی قربانی کا حکم
۱۴۳	گذشتہ گناہ معاف
۱۴۴	گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا
۱۴۴	گروی کے جانور
۱۴۴	گلا کٹ گیا
۱۴۵	گوشت
۱۴۵	گوشت تول کر تقسیم کرنا
۱۴۶	گوشت دھونا
۱۴۷	گوشت صدقہ کر دینا لازم ہے
۱۴۷	گوشت فروخت کر دیا

صفحہ	عنوان
۱۴۷	گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا..... ۷
۱۴۸	گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا..... ۷
۱۴۸	گوشت کی تقسیم..... ۷
۱۴۹	گونگے کا ذبح..... ۷
۱۴۹	گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی..... ۷
۱۵۰	گھسے ہوئے دانتوں والے جانور..... ۷
۱۵۰	گھوڑا..... ۷
۱۵۰	گیارہویں یا بارہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی..... ۷
	(ل)
۱۵۱	لاغر جانور..... ۷
۱۵۱	لباس..... ۷
۱۵۱	لنگڑا..... ۷
۱۵۲	لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا..... ۷
۱۵۲	لوہے کا داغ..... ۷
	(م)
۱۵۲	مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا..... ۷
۱۵۳	مالدار کے لئے نادر موقعہ..... ۷
۱۵۳	ماں کا اعتبار ہے..... ۷
۱۵۴	مجنون..... ۷

صفحہ	عنوان
۱۵۴	مجنون جانور کی قربانی ۷
۱۵۴	محبوب عمل ۷
۱۵۵	مرض ظاہر ہو ۷
۱۵۵	مرغی ۷
۱۵۵	مریل جانور ۷
۱۵۶	مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور ۷
۱۵۶	مزدوری ۷
۱۵۶	مسافر ۷
۱۵۷	مساجد میں کھالیں دینا ۷
۱۵۷	مسافر اور تکبیر ۷
۱۵۷	مسلمان کا ذبیحہ ۷
۱۵۸	مشرك کی شرکت ۷
۱۵۸	مغزنہ ہو ۷
۱۵۸	مقروض آدمی کا قربانی کرنا ۷
۱۵۸	مکان ۷
۱۵۹	مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں ۷
۱۵۹	مکان کرایہ پر دیا ہے ۷
۱۶۰	مکروہ ۷
۱۶۱	ملازم ۷
۱۶۲	منت مانی ۷

صفحہ	عنوان
۱۶۲	منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے..... ۷
۱۶۳	مہر اور قربانی..... ۷
۱۶۴	میت کی طرف سے قربانی کرنا..... ۷
۱۶۴	میت کی طرف سے قربانی..... ۷
۱۶۵	میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟..... ۷
۱۶۵	میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی..... ۷
۱۶۵	میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا..... ۷
	(ن)
۱۶۶	نابالغ..... ۷
۱۶۷	نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا..... ۷
۱۶۷	نابالغ کا ذبیحہ..... ۷
۱۶۷	نابینا کا ذبیحہ..... ۷
۱۶۷	نحر..... ۷
۱۶۸	ناخن..... ۷
۱۶۸	ناک..... ۷
۱۶۹	نام بدل کر قربانی کرنا..... ۷
۱۶۹	نذر والی قربانی کا گوشت..... ۷
۱۷۰	نشان..... ۷
۱۷۰	نصاب قربانی..... ۷

صفحہ	عنوان
۱۷۰	نیت v
۱۷۰	نیت درست نہیں v
۱۷۱	نیت مختلف ہے v
۱۷۱	نیل گائے v
	(و)
۱۷۲	واجب اور نفلی قربانی کی شرکت v
۱۷۲	وزن سے جانور خریدنا v
۱۷۲	وصیت v
۱۷۳	وعید v
۱۷۴	وکیل کے پاس بیچی ہوئی رقم کا حکم v
۱۷۴	ولیمہ v
	(ہ)
۱۷۵	ہرن کی قربانی v
	(ی)
۱۷۵	یہود کا ذبیحہ v

عرض مؤلف

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی عملاً لازم اور ضروری ہے، قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہربال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور پلصراط سے گزرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گزار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکر ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضروری ضروری مسائل کو حرف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کام کو شرف قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

نقیرِ نظر

حضرت مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، مثل امتی مثل المطر لا یدری أولہ خیر أم آخرہ یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین و شریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف و خلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔

دور اول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت و رفاقت، مدد حمایت، تبلیغ و دعوت، اعانت و تقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام و رواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین و تاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل و ترتیب، تہذیب و تنقیح اور توسیع، تاکید و تلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کر دیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبد المجید دین پوری

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷/۴/۱۴۲۷ھ - ۶-۵-۲۰۰۶ء

(الف)

آنکھ

- ☆..... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ (۱)
- ☆..... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔ (۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

(۱) ولا یضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثر العین ای التي ذهب اکثر نور عینها فاطلق القطع علی الذہاب والصحیح انه الثلث ومادونه قليل وما زاد علیه كثير وعليه الفتوى . هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵. اما الذی يرجع الى التضحیة ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۳، رشیدیہ. والعین قالوا: تشد المعیبة بعدان لاتعتلف الشاة یوما او یومین ثم یقرب العلف الیها قليلا قليلا فاذا رأته من موضع اعلم علیه ثم تشد الصحیحة وقرب الیها العلف كذلك فاذا راته من مکان اعلم علیه ثم ينظر الى تفاوت ما بینهما فان كان ثلثا فالذاهب هو الثلث وان نصفًا فالنصف، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، رشیدیہ. رد المحتار ج: ۶ ص: ۲۲۴، سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، اما الذی يرجع الى محل التضحیة .

(۲) والحولاء تجزی: وهي التي فی عینها حول. عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۸. رشیدیہ.

(۳) ولوضی عن اولاده الكبار وزوجته لایجوز الا باذنهم، بدائع ج: ۵ ص: ۷۷. فصل واما کیفیة الوجوب، ط: سعید. ولوضی ببذنة عن نفسه وعرسه واولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغير امرهم او بغير امر بعضهم لاتجوز عنه ولا عنهم فی قولهم جميعا لان نصیب من لم یأمر صار لحما فصار الكل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی هندیہ ج: ۵ =

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہو جائے گی، صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف و رواج کافی ہو جائے گا۔ (۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو، تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

اجتماعی قربانی

☆..... موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہو رہا ہے، اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہو جائے اور پریشانی بھی نہ ہو، اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔ (۳)

☆..... اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں، اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بٹنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں ”کہ حرام آمدنی والے مثلاً، سود،

= ص: ۳۰۲، فصل فی الاضحیۃ عن الغیر، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۳۵ ط: سعید.

(۱) قال فی الذخیرۃ لعلہ ذہب إلی ان العادۃ اذا جرت من الالب فی کل سنة صار کالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنہ ابو یوسف مستحسن. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۵، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید.

(۲) ضحی بقرۃ عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغاراً جازوا ان كباراً جازوا بامرهم والا لا. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۲ ط: رشیدیہ. السابغ الاضحیۃ عن الغیر. فتاویٰ بزازیہ علی هامش الہندیہ ج: ۶ ص: ۲۹۵. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. بدائع ج: ۵ ص: ۶۷. فصل واما کیفیۃ الوجوب.

(۳) والبقرو البعیر یجزی عن سبعة اذا كانوا یریدون وجہ اللہ تعالیٰ والتقدیر بالسبع یمنع الزیادۃ ولا یمنع النقصان کذا فی الخلاصۃ، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴. فتح القدیر ج: ۸ =

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ (۱)

☆..... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچگی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتداء ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔ (۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔ (۴)
= ص: ۴۲۹ ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴. ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰-۷۲، فصل اما محل اقامة الواجب. ط: سعید.

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ رواه الترمذی. جمع الجوامع ج: ۲ ص: ۲۸۸، رقم الحديث: ۵۳۸۰، دارالکتب العلمیة، بیروت. عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ان الله يقبل الصدقة ولا يقبل منها الا الطيب، يقبله بيمينه الخ مسند احمد ج: ۹ ص: ۱۵۰. رقم الحديث: ۹۲۱۷، ط: دار الحديث القاهرة.

(۲) ذبح حیوان مخصوص بنية القرية في وقت مخصوص قال في البدائع فلا تجزئ التضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقرية، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲. سعید.

(۳) فتاوی رحیمیہ ج: ۱ ص: ۴۵. دارالاشاعت.

(۴) قلت (ويظهر ان العارية كالمغصوبة لكونها مضمونة بالدين) الدر المختار وفي البدائع وكل جواب عرفته في الودیعة فهو الجواب في العارية والاجارة بان استعارناقة او ثورا او بعيرا =

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کر دینے یا کوئی تعمیر کر دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کر دیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے اس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام و نشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔ (۱)

اضحیٰ

”اضحیٰ“ قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔ (۲)

= ضحیٰ به انه لا یجزیه عن الاضحیۃ سواء اخذها المالك او ضمنه القيمة لانها امانة فی یدہ ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۳۱ بدائع ج: ۵ ص: ۷۷ اما الذى يرجع الى محل التضحية. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۳. الباب السابع، ط: رشیدیہ.

(۱) انا كذلك نجزي المحسنين ای مثلما جازیناک بالعفو عن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزي كل محسن على طاعته ونثيبه على فعله وهو تعليل لما انعم الله على ابراهيم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة، وتركنا عليه فى الآخرين ای ابقينا له فى الامم القادمة ثناء حسنا وذكر اجميلا فاحبه اتباع الملل كلها اليهودية والنصرانية والاسلام وكذا اهل الشرك. التفسير المنير فى العقيدة والشریعة والمنهج الدكتور وهبة الزحيلي ج: ۲۳ ص: ۱۲۲. سورة الصافات آیت: ۱۰۸. ط: دار الفکر.

(۲) اضحی جمعہ اضحیۃ هی اسم لما یذبح ایام الاضحی، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۱، ط: سعید البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳. کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۴.

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام ”اعوذ باللہ“ تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرأت تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ”اعوذ باللہ“ قرأت کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔ (۱)

افضل جانور

☆..... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورت مند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔ (۲)

☆..... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔ (۳)

☆..... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔ (۴)

= کتاب الاضحیۃ، ط: رشیدیہ، قال الطیبی: الاضحیۃ ما یدبح يوم النحر علی وجه القریۃ وبہ سمی يوم الاضحی، مرقاة المفاتیح ج: ۳ ص: ۳۰۲، کتاب الاضحیۃ، ط: امدادیہ (۱) (ویوخر) الامام النوذ (عن تکبیرات العید) لقراءتہ بعدھا الدر مع الرد ج: ۱ ص: ۴۸۹، ط: سعید (۲) فان کان سبع البقرۃ اکثر لحما فهو افضل، والأصل فی هذا إذا استویا فی اللحم والقیمۃ أتیہما لحما أفضل، وإذا اختلفا فیہما فالفاضل اولی، ردالمختار، کتاب الاضحیۃ ج: ۶ ص: ۳۲۲، ط: سعید، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس، ط: رشیدیہ، وکان الاستاذ یقول بان الشاة العظیمة السمینۃ تساوی البقرۃ قیمۃ ولحما افضل من البقرۃ لان جمیع الشاة تقع فرضا بلا خلاف، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید (۳) والمستحب ان تكون الاضحیۃ اسمنھا واحسنھا واعظمھا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، بدائع ج: ۵ ص: ۸۰، اما الذی یرجع الی الاضحیۃ، ط: سعید، مظاهر حق ج: ۲ ص: ۳۰۵، ط: دار الاشاعت (۴) الشاة افضل من سبع البقرۃ اذا استویا فی القیمۃ واللحم، الدر مع الرد ج: ۶ =

☆..... بھیڑ سے بکری افضل ہے۔ (۱)

☆..... مادہ کی قربانی نہ سے افضل ہے۔ (۲)

☆..... جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔ (۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۴)

”اللہ اکبر“ کہہ کر ذبح کرنا

صرف ”اللہ اکبر“ کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔ (۵)

= ص: ۳۲۲. ط: سعید. ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۹۹. الباب الخامس، ط: رشیدیہ.

(۱) الکبش والنعجة اذا استويا في القيمة واللحم فالکبش افضل، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵: ص: ۳۰۰. الباب الخامس، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶: ص: ۳۲۲. ط: سعید.

(۲) ان الاثنی افضل من الذکر اذا استويا قيمة. الدر المختار شامی ج: ۶: ص: ۳۲۲. ہندیہ، الباب الخامس، ج: ۵: ص: ۲۹۹

(۳) وفي العتابة وكان الاستاذ يقول: بأن الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة؛ لان جميع الشاة تقع فرضا بلا خلاف، رد المحتار ج: ۶: ص: ۳۲۲. ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۹۹. والاصل في هذا اذا استويا في اللحم والقيمة فاطبيهما لحما افضل، رد المحتار ج: ۶: ص: ۳۲۲، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۹۹. ط: رشیدیہ.

(۴) ويكره جرها برجلها الى المذبح، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح الباب الاول، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶: ص: ۲۹۶. بدائع ج: ۵: ص: ۷۸، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية، سعید.

(۵) لو اقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفي، رد المحتار ج: ۶: ص: ۳۰۱، كتاب الذبائح ط: سعید. بدائع ج: ۵: ص: ۷۸. ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۸۶. وذكر الحلواني ان المستحب =

”اللہ اکبر“ کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف ”بسم اللہ“ کہنا کافی ہے ”اللہ اکبر“ کہنا ضروری نہیں البتہ ”بسم اللہ اللہ اکبر“ دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔ (۱)

امانت کی رقم

☆..... امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کر دے۔ (۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلا دیتی، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کر دیا گیا۔ (۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کر کے (برابر کر کے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہو جائیگا، اور سود لینا

= ان يقول باسم الله اكبر ثلاثا، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۶۹، كتاب الذبائح ط: سعيد.
(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا ای اسم كان فتاوى هندیه ج: ۵ ص: ۲۸۵، كتاب الذبائح، الباب الاول، ط: رشیدیہ. والمستحب ان يقول بسم الله اكبر بلاواو. الدر المختار شامی، كتاب الذبائح، ج: ۶ ص: ۳۰۱ ط: سعيد.
(۲) قلت ويظهر ان العارية كالوديعة الخ وفي البدائع وكل جواب عرفته في الوديعة فهو الجواب في العارية بان استعارة ائمة او ثور او بعير فضحى به انه لا يجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك او ضمنه القيمة لانها امانة في يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعة، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۳۱. هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۳، الباب السابع. بدائع ج: ۵ ص: ۷۷، اما الذي يرجع الى محل التضحية.
(۳) احكام وتاريخ قربانی مصنفه مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ص: ۷، ۸، ط: ادارة المعارف.

دینا کھانا سب حرام ہے۔ (۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دار و مدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔ (۳)

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لا يجوز إلا إذا كان معه شيء آخر من الاكارع والجلد، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷ ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۶۷ فصل اما كيفية الوجوب. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۰. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۷. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۶. ويقسم اللحم وزنا لا جزافا، اما عدم جوار القسم مجازة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلا يجوز تمليك مجازة واما عدم جواز التحليل فلان الربا لا يحتمل الحل بالتحليل، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۷. بدائع ج: ۵ ص: ۶۷ فصل اما كيفية الوجوب .

(۲) ولا تجوز العمياء والعوراء البين عورها فتاوى ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷ فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۳. ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵. اما الذى يرجع الى محل التضحية،

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامی ج: ۶ ص: ۳۸۵. رد المحتار ج: ۵ ص: ۹۹. ط: سعيد. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۲۹. وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القرية من الكل ولو ذبحوها بلا اذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قرية وان كان شريك الستة نصرانيا او مریدا اللحم لم يجز عن واحد منهم لان الارافة لا تنجز، الدر المختار شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۲۵. ط: رشیدیہ. كتاب الاضحية. عن سعد قال قال النبى ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ، رواه الترمذی، جمع الجوامع =

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔ (۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔ (۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆..... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔ (۳)

☆..... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

= للامام السيوطي ج: ۲ ص: ۲۴۸، رقم الحديث: ۵۳۸۰ ط: دار الكتب العلمية، بيروت. عن ابي هريرة رضي الله عنه يقول ان رسول الله ﷺ ان الله عز وجل يقبل الصدقة ولا يقبل منها الا الطيب فيقبلها بيمينه تبارك وتعالى ويربيها لعبده المسلم اللقمة كما يربي احدكم مهرة او فضيلة حتى يوافي بها يوم القيامة مثل احد، مسند احمد ج: ۹ ص: ۱۵۰، رقم الحديث: ۹۲۱ ط: دار الحديث، القاهرة.

(۱) وكره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للأنثى الوارد في كراهة ذلك. الدر المختار شامي ج: ۶ ص: ۷۹، مسائل شتى. ط: سعيد. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے.

(۲) كتاب الاضحية..... تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه، وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامراته الا ياذنه، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳، ۱۷۸، بدائع ج: ۵ ص: ۶۴، ۶۷، فصل اما كيفية الوجوب، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۳. الباب الاول. شامي ج: ۶ ص: ۳۱۵. لا عن طفله اى من مال الاب قال في الخانية انه يستحب ولا يجب، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۱۵ ط: سعيد.

(۳) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار الا باذنه، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۳. كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها.

میں ہر ایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہو جائیگی اور والد کو ثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ (۱)

☆..... اگر اولاد نابالغ ہے تو ان پر قربانی واجب نہیں ہے۔ (۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اور اس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہے تو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸ (۳)

(۱) ولوضحی ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا اصغارا اجزاء واجزاءهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز على قولهم، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۸ ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۶۷. فصل اما كيفية الوجوب. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵. عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۷. ابن ماجه ص: ۲۲۶. باب الاضاحی واجبة هی ام لا، ط: قدیمی کتب خانہ.

(۲) وقوله لاعن طفله یعنی لا یجب علیہ عن اولاده الصغار لانها عبادۃ محضۃ بخلاف صدقة الفطر، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵. ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۳. ط: سعيد.

(۳) ومنهم من فصل بین البعیر والبقرة فقال البقرة لاتجوز عن اکثر من سبعة فاما البعیر فانه يجوز عن عشرة ولنا ان الاخبار اذا اختلفت فی الظاهر یجب الاخذ بالاحتیاط وذلك فیما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفي الزیادة اختلاف فكان الاخذ بالمتفق علیہ اخذ بالمتیقن. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۱. ط: سعيد، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، سعيد. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۹. ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴. فاشترکنا فی الجزور عن عشرة قال الجمهور انه منسوخ بالحديث الآتی عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالحملة العمل على حديث جابر اولى واحوط. حاشیه ابن ماجه ص: ۲۲۶. ط: قدیمی کتب خانہ.

ایام نحر میں شک ہو گیا

اگر ایام نحر میں شک ہو گیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہو جانے کی صورت میں قربانی کر کے سب گوشت کا صدقہ کر دینا مستحب ہے۔ (۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆..... مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کر کے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔ (۲)

☆..... اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) وإذا شك في يوم الأضحي، فالمستحب أن لا يؤخر إلى اليوم الثالث فإن أخر يستحب أن لا يأكل منه ويتصدق بالكل، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۵. كتاب الاضحية الباب الثالث.

(۲) قال في البدائع لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والاخر عن لم يذبح من امته وان كان منهم من قدماء قبل ان يذبح، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶ ط: سعيد.

بدائع ج: ۵ ص: ۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) لو ضحى عن ميت وارثه بامر الزمة بالتصدق بها وعدم الاكل منها وان تبرع بها عنه له الاكل لانه يقع على ملك الذابح والثواب للميت رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۳۵ ط: سعيد.

فدل ان الميت يجوز ان يتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صار نصيبه للقربة فلا يمنع جواز ذبح الباقيين، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

ایک حصہ دار مرگیا

سات افراد نے شریک ہو کر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مرگیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔ (۳)

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القرية من الكل، الدر المختار شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵. الباب الثامن ط: رشیدیہ.

(۲) ولو ذبحوها بلاذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربان، الدر المختار شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۸۷. کتاب الاضحیہ، ط: سعید. ہندیہ الباب الثامن، ج: ۵ ص: ۳۰۵.

(۳) ولو ضحی بأكثر من واحدة، فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء، خلاصة الفتاوی ج: ۴ ص: ۳۱۵. ولو أن رجلا موسرا ضحی ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحیة واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى، شامی ج: ۶ ص: ۳۳۳، کتاب الاضحیہ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۱. فصل محل اقامة الواجب، ط: سعید.

(ب) بال

- ☆.....قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال کتروائے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔ (۱)
- ☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں، اس کی قربانی درست ہے۔ (۲)
- ☆.....قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔ (۵)

- (۱) عن ام سلمة عن النبي ﷺ قال من رأى هلال ذى الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من أظفاره، ترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۸، ط: سعید. ومسئلة حديث الباب مستحبة والغرض التشاكر بالحجاج، العرف الشذی ج: ۱ ص: ۲۷۸، ط: سعید. عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ امرت بيوم الاضحى عيد اجعله الله لهذه الامة قال له رجل يا رسول الله ارايت ان لم اجد الامنيحة انشئ افاضحى بها قال لا ولكن خذ من شعرك واطفارك ونقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحتك عند الله، رواه ابو داؤد والنسائي، مرقاة المفاتيح ج: ۳ ص: ۳۱۶. كتاب الاضحية، ط: امداديه.
- (۲) وكذا تجزئ المجزورة وهي التي جزصوفها كذا في فتاوى قاضيخان، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۸. الباب الخامس، ط: رشيديه. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵. بدائع ج: ۵ ص: ۷۸. ط: سعید.
- (۳) ولو اشترى شاة للاضحية يكره ان يحلبها او يجزصوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلا يحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب السادس، ط: رشيديه.
- (۴) ولو جزصوفها يتصدق به ولا ينتفع به، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس. بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹.
- (۵) في الخانية الرأس والاكارع لحم في يمين الاكل قلت ولعل وجهه ان الرأس والأكارع مشتملة على اللحم وغيره، رد المحتار ج: ۳ ص: ۷۷۳، مطلب في اعتبار العرف العملي. ط: سعید. كفايت المفتي ج: ۵ ص: ۲۶۳.

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوا اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ (۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں (۱)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔ (۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصى ہونا اور خصى سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانور اکثر و بیشتر کچم و شیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے، اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے، اس لئے قربانی جائز ہے۔ (۴)

(۱) ومن بلغ من الصغار في أيام النحر وهو موسر يجب عليه باجماع أصحابنا؛ لأن الاهلية من الحرفي آخر الوقت لافي أوله، بدائع ج: ۵ ص: ۶۳، كتاب التضحية، فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعيد. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۶، كتاب الاضحية، ط: سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامراته إلا باذنه، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۳. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵. بدائع ج: ۵ ص: ۶۴. فصل اما شرائط الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. ط: سعيد.

(۳) ولو ضحي بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز على قولهم، بدائع ج: ۵ ص: ۶۷، فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵. ط: سعيد.

(۴) تجوز التضحية بالعاجزة عن الولادة لكبر سنها. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. الباب الخامس، ط: رشیدیہ. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۵. ط: سعيد.

باؤ لے جانور

باؤ لے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤ لے پن کی وجہ سے کھاپی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ (۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا نص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہو جاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگرچہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہو گیا ہے مگر شرعاً اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک میں ہے) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔ (۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔ (۳)

(۱) وتجاوز الثولاء: وهي المجنونة إلا إذا كان ذلك يمنع الرعي والاعتلاف، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس، ط: رشیدیہ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعید، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶، والثلوا وهي المجنونة لانه لا يخل بالمقصود إذا كانت تعتلف، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۶، ط: سعید.

(۲) معارف القرآن مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحت الآیة ” وما اهل به لغير الله“ ج: ۲ ص: ۴۲۳، ۴۲۴، ادارة المعارف، فتاوی رحیمہ ج: ۱۰ ص: ۵۴، دار الاشاعت.

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للأنثى الوارد في كراهة ذلك، اوراوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدر المختار ج: ۶ ص: ۷۹، مسائل شتی ط: سعید۔

بچے

☆..... اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔ (۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عید گاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔ (۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔ گائے، بیل، بھینس، اور اونٹن و مادہ ہیں۔ (۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆..... ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔ (۴)

☆..... بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔ (۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

- (۱) وقوله لاعن طفله یعنی لایجب علیہ عن اولاد الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر، وفي الكافي الاصح انه لایجب ذلک و لیس للاب ان یفعله من مال الصغیر، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴ ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵ بدائع ج: ۵ ص: ۶۴. فصل اما شرائط الوجوب .
- (۲) اما جنسه فهو ان یکون من الاجناس الابل او البقر ویدخل فی کل جنس نوعه والذکر و الانثی منه والجاموس نوع من البقر، فتاویٰ ہندیہ، ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس، ط: رشیدیہ بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷ ط: سعید.
- (۳) اوسع بدنة بیان للقدر الواجب والقیاس ان لایجوز البدنة کلها الا عن واحد لان الراقبة قرينة لاتتجزأ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۰. فصل اما محل اقامة الواجب. ط: سعید. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴. کتاب الاضحیة، ط: سعید.
- (۴) وتجوز عن ستة او خمسة او اربعة او ثلاثة ذکره فی الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولی. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰، ط: سعید.

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔ (۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کر لیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے، کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کر لیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔ (۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ و اللہ اکبر“ واو کے ساتھ، اور ”بسم اللہ اللہ اکبر“ واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ ”واو“ کے بغیر ”بسم اللہ اللہ اکبر“ زیادہ بہتر ہے کہیں ”اللہ اکبر“ بسم اللہ پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔ (۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں ”بسم اللہ“ ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی بسم اللہ کہتے ہی ذبح کرے، ”بسم اللہ“ پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوز عن ستة او خمسة او اربعة او ثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولی . بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ . فصل اما محل اقامة الواجب . البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴ . ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴ . الباب الثامن .

(۲) قیدنا بقوله عمدا لانه لو ترك التسمية ناسيا يحل اكلها وهو مذهب على وابن عباس ، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۶۸ . هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸ . شامی ج: ۶ ص: ۲۹۹ .

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبر بلا واو ذكره بها لانه يقطع فور التسمية وفي الجوهره وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهو حسن ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۰۱ . ط: سعيد . البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۶۹ . ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۶ . كتاب الذبائح ، الباب الاول .

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے ”بسم اللہ“ پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی ”بسم اللہ“ سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔ (۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دونوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) رجل ذبح شاة فسمى وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بتلك التسمية لم يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص: ۳۰۹. ولو اضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترك التسمية عامدا عليها لاتحل ، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸. كتاب الذبائح . البحر ج: ۸ ص: ۱۶۹. كتاب الذبائح، ط: سعيد. لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لا يتخلل بينهما شيء. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸. شامی ج: ۶ ص: ۳۰۲. كتاب الذبائح ط: سعيد.

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة: الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه و الذکر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعز نوع من الغنم ، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، كتاب الاضحية ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل في محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۳) واما سنه فقد ذكر القدوري ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثني ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بما قلنا يمنع النقصان ولا يمنع الزيادة حتى لو ضحى باقل من ذلك شيئا لا يجوز ، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۱. و البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹. فصل اما محل اقامة الواجب .

(۴) فلاتجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان كانت سمينة ، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجديه. البحر ج: ۸ ص: ۸۷۴، كتاب الاضحية، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰، كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب . تكملة فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۲۹ كتاب الاضحية . رشيدية .

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے او وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔ (۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

(۱) ولایؤکل ما اصابته البندقۃ، فتاویٰ سراجیہ ص: ۳۰۷ ط: مدرسه فاطمۃ الزہراء .
(۲) فان ترکھا ای الزکاة عمدۃ مع القدرۃ علیہا فمات حرم وکذا یحرم لو عجز عن التذکیۃ بان لم یجد آلۃ اصلا او یجد لکن لا یبقی من الوقت ما یمکن تحصیل الآلۃ والاستعداد للذابح . رد المحتار ج: ۶ ص: ۴۷۰، کتاب الصيد . البحر ج: ۸ ص: ۲۲۳، کتاب الصيد . ولا بد من التسمیۃ عند الارسال وان ادركه حیازکاه، البحر ج: ۸ ص: ۲۲۱، ۲۲۳ . شامی ج: ۶ ص: ۴۶۸ . کتاب الصيد . ط: سعید .
(۳) لو غلط رجلان فذبح کل واحد منهما اضحیۃ صاحبه عن نفسه انه یجزئ کل واحد منهما اضحیۃ عنه استحسانا، بدائع ج: ۵ ص: ۶۷، فصل اما کیفیۃ الوجوب . ط: سعید . (ولو غلط اثنان وذبح کل شاة صاحبه) (صح) الدر المختار شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹، ط: سعید . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹ . ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵ . غلطا فذبح کل واحد منهما اضحیۃ صاحبه جازت التضحیۃ، فتاویٰ سراجیہ ص: ۳۱۳، باب ما یستحب من التضحیۃ . ط: مدرسه فاطمۃ الزہراء، کراتشی .

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔ (۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔ (۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔ (۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کو ترک نہ کیا ہو۔ (۴)

(۱) اما جنسہ فہوان یكون من الاجناس الثلاثة: الغنم أو الابل أو البقر فی کل جنس نوعه و الذکر و الانثی منه ، وقيل ایضا والمعز نوع من الغنم ، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، کتاب الاضحیۃ . ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعید .

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي فی عینها حول . ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵. کتاب الاضحیۃ ، ط: سعید.

(۳) اما جنسہ فہوان یكون من الاجناس الثلاثة: الغنم أو الابل أو البقر فی کل جنس نوعه و الذکر و الانثی منه ،، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، کتاب الاضحیۃ . ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعید .

(۴) و شرط كون الذابح مسلماً حلالاً خارج الحرم ان كان صیداً او کتایباً ذمیاً او حربیاً الخ . لاتحل تارک ذبیحۃ تسمیۃ عمداً ، شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶، ۲۹۹، کتاب الذبائح ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵ کتاب الذبائح ط: رشیدیہ ، ۲۸۶. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۸. ط: سعید.

بیوی

☆..... اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے، تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہو جانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہو جائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہو جائے گا۔ (۴)

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر لا الذكور فتجب على الانثى، قوله اليسار بان ملك مائتي درهم او عرضا يساويها غير مسكنه..... يحتاجه الى ان يذبح الاضحية، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳، ط: سعيد .
(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامراته إلا باذنه، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۳. الباب الاول. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵. بدائع ج: ۵ ص: ۶۷. فصل اما كيفية الوجوب .

(۳) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه..... شاة او سبع بدنة فجر يوم النحر، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲. كتاب الاضحية، الباب الاول .
(۴) وكره كل تعذيب بلا فائدة مثل (قطع الرأس والسلخ، قبل ان تبرد) ای تسكن عن =

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔ (۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔ (۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدر المختار کتاب الذبائح، شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶. (ذبح شاة) مریضة (فتحرکت أو خرج الدم حلت وإلا لان لم تدرك حياته) عند الذبح، وإن علم حياته (حلت) مطلقاً (ون لم تتحرك ولم يخرج الدم) الدر المختار، کتاب الذبائح، شامی ج: ۶ ص: ۳۰۸. (قوله ان بقيت حية الخ) قال الفقيه ابوبكر الاعمش: وهذا انما يستقيم ان لو كانت تعيش قبل قطع العروق بأكثر مما يعيش المذبوح حتى تحل بقطع العروق ليكون الموت مضافاً إليه، وإلا فلا تحل لأنه يحصل الموت مضافاً الى الفعل السابق الخ شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶. ط: سعيد.

(۱) (قوله شراها لها) فلو كانت في ملكه فنوى أن يضحي بها أو اشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لا يجب لأن النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۱، کتاب الاضحية، سعيد.

(۲) فتاویٰ رحیمہ ج: ۱۰ ص: ۶۸، دار الاشاعت.

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی ”اذ قربا قربانا“ یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔ (۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔ (۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆..... ”تشریق“ لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے ”تشریق اللحم“ کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال اللہ تعالیٰ واتل علیہم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آیت: ۲۷. عن ابن مسعود انه كان لا يولد لادم مولود الا ولد معه جارية حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما..... فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبله عظيمة ففر كها واكلها فنزلت النار فاكلت قربان هابيل وترك قربان قابيل تفسير ابن كثير ج: ۲ ص: ۳۸. سورة المائدة، آیت: ۲۷. الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البازط: ۱۴۱۲ھ.

(۲) قال الامام القاضي ثناء الله فاني فتى تحت قوله تعالى حتى ياتيا بقربان تاكله النار القربان في الاصل كل ما يتقرب به العبد الى الله من نسكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لا تحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنيمة جاء ت نار بيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها، التفسير المظهر ج: ۲ ص: ۱۸۸، آل عمران آیت: ۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة في بلدة دهلي.. تفسير روح البيان ج: ۲ ص: ۴۵۸، مائده آیت: ۲۷، دار احياء التراث العربی .

تشریق کہلائے۔ (۱)

☆..... بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔ (۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔ (۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضا مندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا، تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

- (۱) قال فی البحر فیان للواقع من افعال الناس من انهم يشرقون اللحم فی ایام مخصوصة بان التشریق فی اللغة كما يطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرقه يطلق علی رفع الصوت بالتکبیر..... البحر ج: ۲ ص: ۱۶۴، باب العیدین، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۱۷۷. مطلب فی تکبیر التشریق، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۴۸، ط: رشیدیہ.
- (۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیر والذبح او تشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیمها یدخل یوم النحر فیها. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۴۸، فصل فی تکبیرات التشریق. ط: رشیدیہ.
- (۳) اما الصیام فی الايام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق عندنا یکره الصوم فی هذه الايام، والمستحب هو الافطار، بدائع ج: ۲ ص: ۸۷ کتاب الصوم، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۵۸، ۲۵۷، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳۷۵، ط: سعید.

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہو جائے گی البتہ نذر کر نیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔ (۱)

تکبیرات تشریق

☆..... اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ

الحمد۔ (۲)

☆..... نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔ (۴)

☆..... سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

(۱) امداد الفتاوی ج: ۳ ص: ۵۴۹ ط: إدارة المعارف.

(۲) اما عدده وماہیتہ فہو ان یقول مرۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲ ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۵ ط: سعید.

(۳) واما صفته فانہ واجب، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲ ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۵. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۵ ط: سعید. اما وقتہ فاو لہ عقب صلوۃ الفجر من یوم عرفۃ و آخرہ فی قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ عقیب صلوۃ العصر من آخرایام التشریق ہکذا فی التبین والفتوی والعمل فی عامۃ الأمصار وكافة الاعصار علی قولہما کذا فی الزاہدی، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۵. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۵. فصل اما محل أدائہ، ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۱۷۸ ط: سعید.

(۴) (وقالابوجوبہ فور کل فرض مطلقاً) ولومنفرداً أو مسافراً أو امرأة؛ لأنه تبع للمکتوبۃ (إلی) عصر الیوم الخامس (آخرایام التشریق وعلیہ الاعتماد) والعمل والفتوی علی عامۃ الأمصار وكافة الاعصار، الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۱۸۰، ۱۷۹. لكن المرأة تخافت. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۱۸۰ ط: سعید.

جائیں گی۔ (۱)

☆..... اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔ (۲)

☆..... تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔ (۳)

☆..... باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد و عورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔ (۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

(۱) وینیعی ان یکبر متصلا بالسلام حتی لو تکلم او احدث متعمدا سقط کذا فی التہذیب، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲، ط: رشیدیہ . البحر ج: ۲ ص: ۱۶۵. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۶، فصل اما محل ادائہ . ط: سعید.

(۲) ومن نسی صلوٰۃ من ایام التشریق فذکرھا فی ایام التشریق من تلک السنۃ قضاھا و کبر کذا فی الخلاصۃ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۶، ط: سعید. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۸، فصل فی بیان حکم التکبیر. ط: سعید.

(۳) ووجوبہ (علی امام مقیم) بمصر (و) علی مقتد (مسافر و قروی او امرأۃ) بالتبعیۃ، الرد مع الدر ج: ۲ ص: ۱۷۹. ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۶. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۷. ویجب علی مقیم اقتدی بمسافر لأنہ صار تبعاً لامامہ، شامی ج: ۲ ص: ۱۸۰. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۶. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۸. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۵۲.

(۴) (وقالا بوجوبہ فور کل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافرا او امرأۃ لانه تبع للمکتوبۃ، الرد مع الدر ج: ۲ ص: ۱۸۰. ط: سعید. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۷. ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۵۲.

(۵) (ویجب تکبیر التشریق) فی الاصح للامربہ (مرۃ) وان زاد علیہا یکون فضلا، رد المحتار علی الدر ج: ۲ ص: ۱۷۷. ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۵۲، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۱۶۳. ط: سعید.

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبریل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر واللہ الحمد۔ (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے تو بہ کرنا لازم ہوگا تاکہ گناہ معاف ہو جائے۔ (۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جس طرح بھی ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اور اس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔ (۳)

(۱) قال فی البحر وقد ذکر الفقهاء انه ماثور عن الخلیل علیہ السلام واصله ان جبریل علیہ السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة علی ابراهیم فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فلما رآه ابراهیم علیہ السلام قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فلما علم اسماعیل الفداء قال اسماعیل اللہ اکبر واللہ الحمد کذا فی غایۃ البیان، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶۵، باب العیدین ط: سعید.

(۲) قال فی البحر: واما محل اداۃ فدر الصلاة وفورها من غیر ان یتخلل ما یقطع حرمة الصلاة حتی لو ضحک او تکلم عامدا او ساهیا او خرج من المسجد لایکبر لان التکبیر من خصائص الصلاة حیث لا یؤتی به الا عقیب الصلاة فیراعی لاتیانہ حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶۵. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۶، فصل اما محل اداۃ ط: سعید.

(۳) والذبح قطع الاوداج وحل ذبیحة مسلم وکتابی وذكر الحلواني ان المستحب =

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔ (۱)

تمام حصہ داروں کے لئے ”بسم اللہ“ کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ“ کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر ”بسم اللہ“ کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر ”بسم اللہ“ کہنا ضروری نہیں۔ (۲)

تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل و عیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔ (۳)

= ان يقول: بسم الله الله اكبر ثلاثا، البحر ج: ۸ ص: ۱۶۷ و ۱۶۹. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵ و ۲۸۸.

(۱) لكن المرأة تخافت، الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۱۷۹. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲. اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ط: ادارة المعارف ص: ۳۴۔

(۲) رجل اراد ان يضحي فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لو ترك احدهما التسمية لا يجوز، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴. الباب السابع.

(۳) الافضل ان يتصدق بثلاث الاضحية، فتاوى سراجیہ، ص: ۳۱۵، باب ما يفعل بالاضحية بعد الذبح. والافضل ان يتصدق بالثلث، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸. والتصدق افضل الا ان يكون الرجل ذاعیال وغير موسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعیاله يوسع به عليهم. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية، ط: سعید. اما التصدق باللحم. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۳۰، الباب الخامس

تھن

☆..... اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔ (۱)

☆..... اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

☆..... جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔ (۳)

☆..... اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔ (۴)

☆..... جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔ (۵)

☆..... جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔ (۶)

(۱، ۲، ۴) وقال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهي التي عولجت الخ) و في التارخانية والشطور لا تجزء وهي من الشاة ما قطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقر ما قطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع ، ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۲۴، ۳۲۵. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس.

(۳) ولا تجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها ، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۴. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸ (۵) ولا تجوز الجداء وهي التي ييس ضرعها ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۴، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶، ط: سعید.

(۶) ولا تجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۴، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید.



جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆..... جان کے بدلہ جان ہو جائے، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے، یعنی اللہ تعالیٰ جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مریض کو شفاء عطا فرمادے گا، تو یہ جائز ہے۔ (۱)

☆..... بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں، اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔ (۲)

(۱، ۲) ولوترکت التضحية ومضت ایامها تصدق بها حية، وفي الشامية: (قوله تصدق بها حية) لوقوع الیاس عن التقرب بالإراقة، وان تصدق بقيمتها اجزاء ۵؛ لأن الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هو المقصود. الدرالمختار مع الرد کتاب الاضحية ج: ۶ ص: ۳۲۰، ط: سعید. کفایت المفتی ج: ۸ ص: ۲۵۲، کتاب الاضحية والذبیحة. ط: دار الاشاعت

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔ (۱)

جانور خرید اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔ (۲) واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کر دیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

(۱) احسن الفتاویٰ ج: ۷ ص: ۵۱۳، کتاب الاضحیۃ والعقیقۃ ط: سعید.

(۲) ولومات الموسرفی ایام النحر قبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیۃ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الكل استحسانا لقصد القرابة من الكل، الدرر المع الرد، کتاب الاضحیۃ، ج: ۶ ص: ۳۲۶. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن. وجہ الاستحسان ان الموت لا یمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶. ط: سعید.

کر دیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔ (۱)

اور اگر جانور ضائع ہو گیا اور قربانی نہ کر سکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کر دینا واجب ہے۔ (۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔ (۳)

(۱) اذا وجب شاة بعینا أو اشتراها لیضحی بها فمضت ایام الحرقیل أن یذبحها تصدق بها حیة، ولایأکل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقاة الدم إلى التصدق، وان لم یوجب ولم یشترو هو موسروق قد مضت ایامها تصدق بقیمة شاه تجزی للاضحیة، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۱. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۴، ۲۹۶. الباب الرابع، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۶۷، فصل واما کیفیة الوجوب. فتاوی سراجیہ ص: ۳۱۵. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۰. ط: سعید. ذکر فی البدائع: ان الصحیح ان الشاة المشتراة للاضحیة اذا لم یضح بها حتی مضی الوقت یتصدق الموسر بعینها حیة کالفقیر بالاخلاف بین اصحابنا، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۱. بدائع ج: ۵ ص: ۶۸، فصل واما کیفیة الوجوب، ط: سعید. (۲) (و) تصدق (بقیتمہا غنی شراھا اولاً) لتعلقہا بذمتہ بشرائہا اولاً، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۱، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۴، الباب الاول، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. ط: سعید.

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته، رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، كتاب الذبائح، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۴، ۲۹۶، ط: سعید. ومنها الترفیق فی قطع الاوداج ویکرہ ان یحد للشفرة بین یدیه، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷. والحاصل ان کل ما فیہ زیادة الم لا یحتاج الیہ فی الذکاة مکروہ. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸، کتاب الذبائح، الباب الاول.

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔ (۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔ (۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلادیتی تھی۔ (۳)

(۱) أو اشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لا يجب لان النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۱. کتاب الاضحية، ط: سعید.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحر بايام لمافيه من الاستعداد من القربة و اظهار الرغبة فيها فيكون له فيه اجر و ثواب، بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، ط: سعید. فصل واما بيان ما يستحب قبل التضحية. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. الباب السادس، ط: رشیدیہ.

(۳) قال الامام ثناء الله فانی فتی تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النار القربان في الاصل كل ما يتقرب به العبد الى الله من نسكة و صدقة و عمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنی اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنيمة جاء ت نار ببيضاء من السماء لادخان لها لها دوى و حفيف فیاكل و يحرق ذلك القربان و الغنيمة فيكون ذلك علامة القبول و اذا لم تقبل بقيت على حالها، التفسير المظهری ج: ۲ ص: ۱۸۸. آل عمران آیت: ۱۸۳. تفسير روح البیان ج: ۲ ص: ۴۵۸. سورة المائدة، آیت: ۲۷. ط: دار احیاء التراث العربی، ط: ۱۴۲۱ هـ.

جانور گم ہو گیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہو گیا، اور اس نے قربانی کے لئے دوسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔ (۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔ (۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔ (۳)

(۱) ولو ضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احدهما اى على التفصيل المار من أنه لوضعى بالاولى اجزأه ولا يلزمه شئ ولو قيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶. على الفقير كلاهما، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۶.

(۲) الفقير اذا اشترى شاة للاضحى فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحي بهما، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۶۶، فصل اما كيفية الوجوب، هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۴، الباب الثانى. شامى ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحى واوجيها بلسانه ثم اشترى اخرى جازله بيع الاولى فى قول ابى حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل ما بين =

جانور نایاب ہو جائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل و قتل، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہو جائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کر دے۔ (۱)

جانوروں کی عمریں

☆..... قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔ (۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔ (۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ (۴)

= القيمتين لانه لما اوجب الاولى بلسانه فقد جعل مقدار مالية الاولى الله تعالى فلا يكون له ان يستفضل لنفسه شيئا ولهذا يلزمه التصديق بالفضل، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۴. الباب الثاني في وجوب الاضحية بالنذر وما هو في معناه. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعيد.

(۱) قوله وتصدق بقيمتها غني شراها اولا وتعقبه الشيخ شاهين بان وجوب التصديق بالقيمة مقيد بما اذا لم يشتر، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۱، ط: سعيد. كفايت المفتي ج: ۸ ص: ۲۱۲.

كتاب الاضحية والذبيحة. ط: دار الاشاعت

(۲) وحول من الشاة، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۲. هندية ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس.

بدائع ج: ۵ ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب، ط: سعيد. والثنى من الضأن والمعز ابن سنة، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعيد.

(۳) ومن البقرتين سنتين البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰. وحولين من البقر والجواموس، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۲.

(۴) وهو ابن خمس من الابل الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۲. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰. ومن الابل ابن خمس سنين. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. هندية ج: ۵ ص: ۲۹۷. وفي البدائع تقدير هذه الاسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحي بسن اقل لا يجوز، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۲.

بدائع ج: ۵ ص: ۷۰. فصل اما محل اقامة الواجب. هندية ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس.

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔ (۱)

☆..... اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں، اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔ (۳)

☆..... کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۴)

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لو خلط بالثنيات لا يشبهه على الناظرين، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۵. كتاب الاضحية ط: رشيدية. والجذع من الضأن ماتمت له ستة اشهر عند الفقهاء، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. ط: سعيد. فلو صغير الجثة لا يجوز الا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۲. ط: سعيد.

(۲) وفي البدائع: تقدير هذه الأسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن اقل لا يجوز، وبأكبر يجوز وهو افضل، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. بدائع ج: ۵ ص: ۷۹. فصل اما محل اقامة الواجب.

(۳) وصح الشئ فصاعدا من الثلاثة والشئ هو ابن خمس من الإبل وحولين من البقر والجاموس وحول من الشاة، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۲. (قوله ان كان الخ) فلو صغير الجثة لا يجوز الا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية..... وفي البدائع تقدير هذه الأسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة، فلو ضحى بسن اقل لا يجوز، وبأكبر يجوز وهو افضل، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲. عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس.

(۴) فلو صغير الجثة لا يجوز الا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۲. سعيد.

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنوئیں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔ (۱)

جائیداد مشترک ہے

☆..... مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کھاتے ہیں، اور خوب کھاتے ہیں گھر میں بھی کچھ لے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال و زر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو س صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب لگی۔

☆..... مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کھاتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنف مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص: ۲۹، ۳۰، ط: ادارۃ المعارف۔

(۲) و شرائطها الاسلام والاقامة والیسار (والیسار بان ملک مائتی درهم أوعرضا یساویها غیر مسکنه وثیاب اللبس أومتاع تحتاجه) الذی یتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدر مع الرد، کتاب الاضحیة، ج: ۶ ص: ۳۱۲. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول =

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نرو مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے ”جرسی گائے“ کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھارتھیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔ (۱)

= فی تفسیرھا، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۴، فصل اما فی شرائط الوجوب، ط: سعید. تکملة فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۵، کتاب الاضحیۃ، ط: رشیدیہ .

(۱) فان كان متولدا من الوحش والانسى فالعبرة للام حتى لو كانت البقرة وحشية و الثور اهليا لم تجز، وقيل اذا نزا طي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت طيا لا تجوز، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. فتاوى رحيميه ج: ۱۰ ص: ۵۵، کتاب الاضحیۃ. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل امام محل اقامة الواجب، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷. کتاب الاضحیۃ. ط: سعید.

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔ (۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔ (۲)

(ح)

حاجی

☆..... اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔ (۳)

☆..... اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱) ویضحی (والجرباء السمینة) فلو مہزولة لم یجز، لأن الجرب فی اللحم نقص، الدر المختار مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۳ ط: سعید. فان كانت سمینة ولم یتلف جلدھا جاز؛ لانه لا یخل بالمقصود، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۶، کتاب الاضحیة، ط: سعید.

(۲) واذا ذبحھا تصدق بجلالھا وقلائدھا کذا فی السراجیة، عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب السادس ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۸. فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

(۳) ولا تجب الاضحیة علی الحاج، وأراد بالحاج المسافر، بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط الوجوب. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵ ط: سعید.

(۴) ومنها الاقامة، بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۳ ط: سعید. تکملة فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۵. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲ ط: سعید. عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول فی تفسیرھا، ط: رشیدیہ.

☆..... حج قرآن اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔ (۱)

☆..... اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔ (۲)

حج امت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقر عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حج امت بنوائے، قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔ (۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔
☆..... دم مسفوح یعنی بننے والا خون

- (۱) قال اصحابنا انه دم نسك وجب شكرا لما وفق للجمع بين النسكين بسفر واحد . بدائع ج: ۲ ص: ۱۷۴، فصل واما بيان ما يجب على المتمتع والقارن ، ط: سعيد .
(۲) فاما أهل مكة فتجب عليهم الاضحية وان حجوا ، بدائع ج: ۵ ص: ۶۳، فصل اما شرائط الوجوب ، ط: سعيد . شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵، كتاب الاضحية .
(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا ، وفي رواية من رأى هلال ذى الحجة واراد ان يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من اظفاره ، ترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۸، ط: سعيد . قال الامام الملا علی قاری تحت هذا الحديث فظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابی حنيفة قال التوربشتی ذهب بعضهم الى ان النهی عنهما للشبه بحجاج بيت الله الحرام المحرمين ، مرقاة المفاتيح ، ج: ۳ ص: ۳۰۶، كتاب الاضحية . ط: امداديه .

☆..... پیشاب کی جگہ (نروادہ کی)

☆..... نصیے (نوطے)

☆..... پاخانے کی جگہ

☆..... غدود (سخت گوشت)

☆..... مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ (۱)

کنز اور طحاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ (۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۳)

حاملہ جانور

☆..... جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کر لیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (کرہ تحریمًا من الشاة سبع الحیاء الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر) (قوله من الشاة) ذکر الشاة اتفاقاً لان الحكم لا یختلف فی غیرها من الماکولات (قوله الحیاء) هو الفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قوله والغدة) بضم الغین المعجمة کل عقدة فی الجسد اطاف بها شحم وکل قطعة صلبة بین العصب ولا تكون فی البطن (قوله والدم المسفوح) اما الباقی فی العروق بعد الذبح فانه لا یکره، رد المحتار مع تنویر الابصار ج: ۶ ص: ۷۹، مسائل شتی، ط: سعید.

(۲) وزید نخاع الصلب، طحاوی علی الدر المختار ج: ۴ ص: ۳۶۰، مسائل شتی.

(۳) وشرط کون الذابح مسلماً حالاً خارج الحرم ان کان صیداً، درمع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵. کتاب الذبائح، الباب الاول، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۴۵. فصل اما شرائط رکن الزکاة.

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مر گیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (۱)

☆..... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گزر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کر دیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گزرنے کے بعد ذبح کر کے کھا لیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کر دی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۲)

حصے

☆..... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة أوبقرة اشرفت على الولادة، قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى؛ لأن عنده الجنين لا يتذكى بذكاة الام، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الاول، ط: رشيدية. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام، شامي ج: ۶ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالأم، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا، فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته، فان بقي عنده وذبحه لعام القابل اضحية لايحوز، وعليه أخرى لعامة الذي ضحي ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح، الفتوى على هذا. شامي ج: ۶ ص: ۳۲۲، سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السادس.

افراد شریک ہو جائیں مثلاً ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھایا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۱)

(خ)

خارش جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ (۲)

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ولا يجوز عن ثمانية لعدم النقل فيه وكذا اذا كان نصيب احدهم اقل من سبع بدنة لا يجوز عن الكل لان بعضه اذا خرج عن كونه قربان خرج كله، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰. فصل امام محل اقامة الواجب، ط: سعيد. وكذا قصد اللحم من المسلم ينافيها واذا لم يقع البعض قربان خرج الكل من ان يكون قربان لان الارقاة لا تتجزأ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸، ط: سعيد. واذا كان الشركاء في البدنة او البقرة ثمانية لم يجزهم لان نصيب احدهم اقل من السبع، هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن، بدائع ج: ۵ ص: ۷۱، ط: سعيد. و ان كان شریک الستة نصرانيا او مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم لان الارقاة لا تتجزأ "هداية" لما مر ان بعضها لم يقع قربان، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۵، ط: رشیدیہ. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴. الباب الثامن، ط: رشیدیہ. و منهان لا يشارك المضحي فيما يحتمل الشركة من لا يريد القرية راسا فان شارك لم يجز عن الاضحية، بدائع ج: ۵ ص: ۷۱. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعيد.

(۲) ويضحى (والجرباء السمينه) فلو مهزولة لم يجز لأن الجرب في اللحم نقص، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۳. ويجوز ان يضحى بالجرباء ان كانت سمينه جاز؛ لان الجرب في الجلد ولا نقصان في اللحم، فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۴. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۱، اما الذي يرجع الى محل التضحية.

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹنا نہیں۔ (۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو لعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔ (۳)

(۱) والخصی افضل من الفحل لانه اطيب لحما، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس ط: رشیدیہ۔ کذا روی عن ابی حنیفۃؒ فانه سئل عن التضحیۃ بالخصی فقال مازاد فی لحمہ انفع مما ذہب من خصیتہ، بدائع ج: ۵ ص: ۸۰، اما الذی یرجع الی الاضحیۃ ط: سعید۔ البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶ ط: سعید۔ ویضحی بالجماء والخصی، الدر المختار مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۳ ط: سعید۔
(۲) قال فی البحر: وقد صح انه علیہ السلام ضحی بکبشین املحین موجوئین الاملح الذی فیہ ملحۃ..... والموجوء المتخصی من الوجء وهوان یضرب عروق الخصیۃ بشئی، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶ بدائع ج: ۵ ص: ۸۰ ط: سعید۔ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۴ ط: رشیدیہ۔
(۳) وجاز (خصاء البهائم) حتی الهرة وأما خصاء الآدمی فحرام، قیل: والفرس وقیدوه بالمنفعة وإلا فحرام. وفي الشامیة: (قوله وقیدوه) أى جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهی ارادة سمنها او منعها عن العض، بخلاف بنی آدم فإنه یراد به المعاصی فیحرم، شامی، کتاب الحظروالاباحۃ، فصل فی البیع ج: ۶ ص: ۳۸۸، ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر، ج: ۵ ص: ۳۵۷ ط: رشیدیہ۔ البحر الرائق ج: ۸ ص: ۲۰۴، کتاب الکراہیۃ، ط: سعید۔ تکملہ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۹۷، مسائل متفرقة ط: رشیدیہ۔

خنثی

- ☆..... خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔ (۱)
- ☆..... اگر کوئی جانور شکل و صورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۲)



چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہو جاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کر دی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور پر دے سکتا ہے، اور فقراء و مساکین پر صدقہ بھی کر سکتا ہے، لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوز التضحية بالشاة الخنثی، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس، ط: رشیدیہ۔
لان لحمها لا یبضح تنائر شعرا لاضحیة فی غیر وقتہ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵، ط: سعید۔

(۳) ولا یحل بیع شحمها و اطرافها فإن باع شیئا من ذلك بما ذکرنا نفذ عندابی حنیفة و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ وعندابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ لا ینفذ، ویتصدق بشمنہ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس، بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة و عندها ما التصدق باللحم، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۸۷، کتاب الاضحیة، ط: سعید۔

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کر دیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کر دینا واجب ہو جاتا ہے، اور اس کا مصرف صرف فقراء و مساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین و مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔ (۱)

چوری کے جانور

☆..... قربانی کے لئے جو جانور خرید یا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ (۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہئے تاکہ جانور (۱) قال فی البحر: ویصدق بجلدها ویعمل منه نحو غراب لانه جزء منها وکان له التصدق والانتفاع به الاتری ان له ان یاکل لحمها ولا یاس بان یشتری به ما ینتفع بعینه مع بقاءه استحسانا ولوباعها بالدرهم لیتصدق بها جاز لانه قرۃ کالتصدق بالجلد واللحم وقوله علیه السلام من باع جلد اضحیته فلا ضحیة له یفید کراهیة البیع واما البیع فجاز لوجود الملك والقدرة علی التسلیم، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸. جوہرۃ النیرۃ ج: ۲ ص: ۲۲۵. ط: میر محمد ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱. بدائع ج: ۵ ص: ۸۱. فصل اما بیان ما یشترک قبل التضحیۃ، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۲۳۷، ط: رشیدیہ.

(۲) لأن التضحیۃ قرۃ ولا قرۃ فی الذبح بملك الغیر بغیر اذنه، علی هذا یرجى ما إذا اغتصب شاة انسان فضحی بها عن نفسه أنه لا تجزیه لعدم الملك ولا عن صاحبها لعدم الاذن، بدائع ج: ۵ ص: ۷۶. اما الذی یرجع الی محل التضحیۃ، ط: سعید. کفایت المفتی ج: ۸ ص: ۱۹۷، دارالاشاعت.

(۳) ولو اشترى شاة فضحی بها ثم استحقها رجل فان اجاز البیع جاز وان استرد الشاة لم یجز ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۳، الباب السابع ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹، ط: سعید.

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔ (۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔ (۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد: بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔ (۳)

چھوٹے گاؤں

☆.....چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

(۱) قال فی البحر: (وندب حد شفرته) لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبحة وليحد أحدكم شفرته وليرح ذبيحته، رواه مسلم وغيره، ويكره ان يضحعها ثم يحد الشفرة لقوله عليه السلام لمن اضجع الشاة وهو يحد شفرته لقد اردت ان تميتها موتتين هلاحدتها قبل ان تضجعها، بدائع ج: ۵ ص: ۶۰ و ۸۰، اما الذي يرجع الى آلة التضحية. ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶، ط: سعید.

(۲) وفيها أراد التضحية فوضع يده مع يد القصاب في الذبح واعانه على الذبح سمي كل وجوبا فلوتركها أحدهما أو ظن أن تسمية أحدهما تكفي حرمت، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۳۴. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۶، و ۳۰۴، الباب السابع ط: رشیدیہ.

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم ويدخل في كل جنس نوعه و الذكور والأنثى منه والخصى والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعز نوع من الغنم، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط: سعید.

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ (۱)



داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔ (۲)

دانت

☆..... جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۳)

☆..... اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔ (۴)

(۱) قال فی الاجناس: اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثاني من يوم النحر و فی حق اهل المصر عند فراغ الامام من صلاة العيد يوم النحر، المحيط البرهانی ج: ۸ ص: ۴۶۱ ط: ادارة القرآن. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵. الباب الثالث، ط: رشیدیہ. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۱. ط: رشیدیہ. قال فی البدائع: وروی عنه علیہ السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازبؓ من كان منكم ذبح قبل الصلاة فانما هي غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبي ﷺ الذبح على الصلاة وليس لاهل القرى صلاة العيد فلا يثبت الترتيب في حقهم، بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، اما الذي يرجع الى وقت التضحية، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعید.

(۲) فتاویٰ رحیمیہ ج: ۱۰ ص: ۵۰، کتاب الاضحیة، دار الاشاعت.

(۳) ولا بالهتماء التي لا اسنان لها، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۴. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، اما الذي يرجع الى محل التضحية، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۴. ویکفی بقاء الاكثر، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۴ بدائع ج: ۵ ص: ۷۳. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۴، ط: رشیدیہ.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثني منه ابن سنة والجذع من البقر =

☆..... جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر: ۱ میں گذرا۔ (۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔ (۲)

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والأرض حنیفا وماأنا
من المشرکین ، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب
العلمین ؛ پارہ نمبر : آیت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منک ولک ”پھر“ بسم الله الله اکبر“ کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیک
ابراہیم علیہما الصلاة والسلام .

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو ”منی“ کی جگہ ”من فلان“ کہے

= ابن سنة والثنی ابن سنتین والجذع من الابل ابن اربع سنین والثنی منها ابن خمس ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ ، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعید . ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷ ، الباب الخامس ، ط: رشیدیہ . والمعز ابن سنة ومن البقر ابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنة . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷ . فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۵ ، ط: رشیدیہ . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲ .

(۱) واما الهتماء وهي التي لا اسنان لها فان كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا فلا ، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۸ . بدائع ج: ۵ ص: ۷۵ . اما الذی يرجع الی محل التضحیة . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۴ . فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۴ ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷ ، ط: سعید .

(۲) ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة والذبيحة موجهة الى القبلة ، بدائع ج: ۵ ص: ۶۰ ، قبیل فصل اما بیان ما یحرم اكله . ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸ ، ط: رشیدیہ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰ ، ط: سعید . ويستحب ان یجرد التسمیة عن الدعاء فلا یخلط معها دعاء وانما یدعو قبل التسمیة او یعدها ویکره حالة التسمیة ، بدائع ج: ۵ ص: ۸۰ ، اما الذی يرجع الی من علیه التضحیة ، فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیة .

اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے لے۔ (۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت ”مذکورہ دعا“ پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے،
لہذا اگر اس دعا کے بغیر ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح
ہو جائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔ (۲)

دم

☆..... جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ یاد م تو
ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (۳)

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی ﷺ يوم الذبح كبشين اقرنين املحين موجوئين فلما وجههما قال إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض على ملة ابراهيم حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين، اللهم منك ولك عن محمد ﷺ وامته بسم الله والله اكبر ثم ذبح، رواه ابو داؤد ج: ۲ ص: ۳۰. باب ما يستحب من الضحايا مكتبه حقانيه. مشكوة ص: ۱۲۹، باب في الاضحية، ط: قديمي. بدائع ج: ۵ ص: ۸۰. اما الذي يرجع الى الاضحية، ط: سعيد. عن عائشة ان سول الله ﷺ امر بكبش اقرن ليطأ في سواد ويبرك في سواد وينظر في سواد فاتى به ليضحى به قال يا عائشة هلمي المدينة ثم قال اشحذيهما بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحى به، مشكوة ص: ۱۲۷، قديمي كتيخانه. بدائع ج: ۵ ص: ۸۰، ط: سعيد. بسم الله اللهم منك ولك بسم الله والله اكبر، بدائع ج: ۵ ص: ۸۰، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۲۹.

(۲) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبر، المحيط البرهاني ج: ۸ ص: ۲۵۱، ط: ادارة القرآن. لو اقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفى، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۱، ط: سعيد.

(۳) (ومقطوع اكثر الأذن أو الذنب أو العين) في البدائع: لو ذهب بعض الأذن أو الألية أو الذنب أو العين، ذكر في الجامع الصغير: إن كان كثيرا يمنع وإن يسيرا لا يمنع. واختلف أصحابنا في الفاصل بين القليل والكثير، فعن أبي حنيفة اربع روايات: روى محمد عنه في الأصل والجامع الصغير أن المانع ذهاب اكثر من الثلث. وعنه أنه الثلث، وعنه أنه الربع، وعنه ان يكون الذاهب أقل من الباقي أو مثله اه بالمعنى والأولى هي ظاهر الرواية =

☆..... ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔ (۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چلتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔ (۳)

= وصحہا فی الخانیۃ حیث قال: والصحیح أنه الثلث ومادونه قليل وما زاد علیه كثير و
علیه الفتوی الخ ، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳، ۳۲۴. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹.
البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶ و ۱۷۷. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۳، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵،
اما الذی یرجع الی محل التضحیۃ، ط: سعید.

(۱) ایضا

(۲) ولو ذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب واختلف اصحابنا
بین القلیل والكثیر والصحیح ان الثلث ومادونه قليل وما زاد علیه كثير وعليه الفتوى كذا في
قاضيخان ، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸. الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . شامی
ج: ۶ ص: ۳۲۳، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷، کتاب الاضحیۃ
، ط: سعید. تکملہ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۳. کتاب الاضحیۃ، ط: رشیدیہ. بدائع الصنائع
ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید.

(۳) قوله ولا التي لالاية لها خلقة (الشاة إذا لم يكن لها أذن ولا ذنب خلقة ، قال محمد:
لا يكون هذا ولو كان لا يجوز ، وذكر في الأصل عن أبي حنيفة أنه يجوز 'خانية' ثم قال : وإن
كان لها ألية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز ، أما على قول أبي حنيفة فظاهر لأن عنده لو لم يكن
لها أذن أصلا ولا لاية جاز الخ شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع ج: ۵ =

دودھ نکالنا

☆..... قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

”جانور میں تبدیلی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆..... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب . البحر الرائق ج: ۸ ص: ۷۶، ۱، کتاب الاضحية، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، رشیدیہ.
(۱) ویکرہ بیع لبنھا ولواکتسب مالا من لبنھا یتصدق بمثل ذلک، البحر ج: ۸ ص: ۷۹، ۱.
فان كانت التضحية قریبة ینضح ضرعھا بالماء البارد بدائع ج: ۵ ص: ۷۸. ولوحلب اللبن من الاضحية قبل الذبح او جز صوفھا یتصدق به ولا ینتفع به، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹. بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، فصل اما بیان ما یتستحب قبل التضحية، ط: سعید.
(۲) ومنها انه تجزى فیھا النيابة فیجوز للانسان ان یضحی بنفسه وبغیره باذنه لانھا قریبة تتعلق بالمال فتجزى فیھا النيابة کاداء الزکاة وصدقة الفطر سواء کان الاذن نصابا ودلالة، بدائع ج: ۵ ص: ۷۶، فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۷۸، ۱. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۲، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعید.

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔ (۲)

☆..... زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔ (۳)

دیار غیر میں قربانی کرنا

”رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔



ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرا لے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

(۱) ولو ضحی عن اولاده الکبار و زوجته لایجوز الا باذنهم، قال فی الذخیرة ولعله ذهب الی ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صار کالاذن منهم. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵.
(۲) من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶. قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت فدل ان المیت یجوز ان یتقرب عنه، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶

(۳) قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶. وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عن لم یذبح من امته وان کان منهم من قد مات قبل ان یذبح، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید. من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید.

ہے، اور ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔ (۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھاردار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھاردار یا باریک نوکدار چیز سے ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہا دیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔ (۳)

(۱) والافضل ان یذبح اضحیٰ بیدہ ان کان یحسن الذبح لان الاولیٰ فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لا یحسنه فالافضل ان یستعین بغيره ولكن ینبغی ان یشہدہا بنفسه، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس، بدائع ج: ۵ ص: ۷۹، اما الذی یرجع الی من علیہ التضحیۃ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹ . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸، ط: سعید.

(۲) وان تكون آلة الذبح حادة من الحديد، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. بدائع ج: ۵ ص: ۸۰. وحب بالحاء نحر الابل فی سفلى العنق وكره ذبحها والحکم فی غنم وبقر عكسه فندب ذبحها، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۰۳. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۱، ط: سعید.

بدائع ج: ۵ ص: ۶۰، قبیل فصل اما بیان ما یحرم اكله، فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۱۶، ط: رشیدیہ.

(۳) وكفى جرح نعم كبقر وغنم توحش فیجرح كصيد او تعذر ذبحه كأن ترد فی بئر او ند اوصال حتى لو قتلته المصول علیه مریدا ذكاته حل، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۰۳. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵، كتاب الذبائح، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۴۳، فصل اما بیان شرط حل الاكل فی الحيوان المأكول، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، ۱۷۱.

ذبح پر اجرت لینا

☆..... قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔ (۱)

☆..... قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔ (۲)

ذبح کا آلہ

☆..... ہر تیز دھار دار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔ (۳)

(۱) ويجوز الاستیجار علی الزکاة (ای الذبیح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون امانة الروح وذلك يقدر علیه، عالمگیری ج: ۴ ص: ۴۵۴، کتاب الاجارة .
(۲) ولا يعطى اجر الجزار منها لانه كبيع لان كلامهما معاوضه لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره والبيع مكروه فكذا مافی معناه ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط اجر الجزار منها شینا، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان ما يستحب قبل التضحية، ط: سعيد. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۷. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس، ط: رشیدیہ.

(۳) وحل الذبیح بكل ما فری الاوداج وانهر الدم أى اساله، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۵. إلا سنا وظقراً قائمین ولو كانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیہ من الضرر بالحيوان کذبہ بشفرة کلیلة، رد المحتار ج: ۶ ص: ۲۹۶، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۴۲، فصل اما بیان شرط حل الاكل فی الحيوان. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۱۵، ط: رشیدیہ.

☆..... سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھار دار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔ (۱)

☆..... بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔ (۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی و سفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ واللہ اکبر“ پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہتے جاتے تھے۔ صحیح بخاری و مسلم۔ (۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلا ف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلا ضرورت شدید

(۲، ۱) وحل الذبیح بکل ما فری الاوداج وانهر الدم ولوبنار او بلیطة ای قشر قصب او مروہ ہی حجر ابیض کالسکین یذبح بها، بدائع ج: ۵ ص: ۴۲، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحيوان، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۵، کتاب الذبائح، ط: سعید (۳) عن انس قال ضحی النبی ﷺ بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده وسمی وکبر و وضع رجله علی صفاحهما، بخاری ج: ۲ ص: ۸۳۵، باب التکبیر عند الذبح، ط: قدیمی .

تکلیف بھی ہوتی ہے۔ (۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔ (۳)

(۱) الذکاة مابین اللبۃ واللحین، رد المحتار ج: ۶ ص: ۲۹۴، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵، کتاب الذبائح، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۹. بدائع ج: ۵ ص: ۴۱، فصل اما بیان شرط الاکل فی الحيوان. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۱۲. والعروق التي تقطع فی الذکاة اربعة الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان و هما عرقان فی جانبی الرقبۃ یجرى فیهما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. رد المحتار ج: ۶ ص: ۲۹۵. بدائع ج: ۵ ص: ۴۱، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۱۲. والحاصل ان کل مافیہ زیادة الم لا یحتاج الیه فی الذکاة مکروه، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸، ط: رشیدیہ. رد المحتار ج: ۶ ص: ۲۹۶.

(۲) فلاتتین الاضحیۃ الا بالنیۃ، وقال النبی ﷺ انما الاعمال بالنیات وإنما لكل امری ما نوى ویکفیه أن ینوی بقلبه، ولا یشرط أن یقول بلسانه ما نوى بقلبه؛ لأن النیۃ عمل القلب والذکر باللسان دلیل علیہا. بدائع الصنائع، کتاب التضحیۃ ج: ۵ ص: ۷۱. ط: سعید.

(۳) منها نية الاضحیۃ لاتجزی الاضحیۃ بدونها لان الذبح قد یكون للحم وقد یكون للقربة والفعل لا یقع قربة بدون النیۃ، یکفیه ان ینوی بقلبه، بدائع ج: ۵ ص: ۷۱، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن.

ذبح کرنے کی جگہ

☆..... ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔ (۱)
☆..... اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔ (۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔
ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔ (۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۴)

(۱) و ذکاة الاختیار ذبیح بین الحلق واللبة بالفتح المنخرف من الصدر، شامی ج: ۶ ص: ۲۹۴۔ و فی الجامع الصغیر ولا بأس بالذبیح فی الحلق کله اسفله و اوسطه و اعلاه، الہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵ ط: رشیدیہ۔ شامی ج: ۶ ص: ۲۹۴۔ البحر ج: ۸ ص: ۷۰۔ بدائع ج: ۵ ص: ۴۱۔ فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحيوان۔

(۳) و شرط کون الذابح مسلماً..... شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶۔ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵، ط: رشیدیہ۔ البحر ج: ۸ ص: ۶۸۔ بدائع ج: ۵ ص: ۴۵۔ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۰۷، رشیدیہ۔

(۴) و منها ان یكون الذابح مستقبل القبلة، بدائع ج: ۵ ص: ۶۰۔ قبیل فصل اما بیان ما یحرم اكله =

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہو گئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔ (۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہو جانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر و تبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعاً اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہو گئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

ذبح کے شرائط

☆..... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔ (۴)

= من اجزاء الحيوان . ط: سعيد . وكذلك ان ذبحها متوجهة لغير القبلة حلت ولكن يكره ذلك لان النية في الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج: ۲ ص: ۳، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸، الباب الاول ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۷۰، ط: سعيد. (۱) ويجوز الاستیجار علی الزکاة (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر علیه، هندیہ ج: ۴ ص: ۴۵، کتاب الاجارة ط: رشیدیہ. (۲) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاء ۵، الهندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، ط: رشیدیہ، كوئته. (۳) عزيز الفتاوى ج: ۱ ص: ۷۹، کتاب الاضحية والعقيقة. (۴) ومنها أن يكون مسلماً او كتابياً، بدائع ج: ۵ ص: ۴۵، اما شرائط ركن الزكاة ط: سعيد.

☆..... ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ (۱)

☆..... شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔ (۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا ضروری ہے، نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کر لے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔ (۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆..... مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھ کر ذبح کرے۔ (۴)

☆..... جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سردہائی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

(۱) ثم التسمية في ذكاة الاختيار تشترط عند الذبح رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۰۲ ط: سعيد.
(۲) والعروق التي تقطع في الزكاة اربعة: الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۵ بدائع ج: ۵ ص: ۴۱، فصل اما بیان شرط حل الاكل في الحيوان. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۱۲ ط: رشیدیہ.
(۳) ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه، سورة الانعام آیت: ۱۲۱. ويكفيه أن ينوي بقلبه ولا يشترط ان يقول بلسانه مانوى بقلبه، بدائع ج: ۵ ص: ۷۱، فصل اما شرائط جواز اقامه الواجب ط: سعيد.
(۴) امداد الفتاوى ج: ۳ ص: ۵۵۹ عن انس رضى الله عنه ان النبي ﷺ ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبر ويسمى ويقع رجله على صفحتها، ابو داؤد ج: ۲ ص: ۳۰، مكتبة امداديه، ملتان. بدائع ج: ۵ ص: ۸۰، اما الذى يرجع الى الاضحية ط: سعيد.

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کر لیں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کر لیا جائے، اور جلدی سے ذبح کر دیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔ (۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔ موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔ (۳)

(۱) ذبیح المشتراة لها بلانية الاضحیة جازت اکتفاء بالنية عند الشراء، الہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲۔ مکتبہ رشیدیہ۔

(۲) وکرہ کل تعذیب بلا فائدة، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۶، ط: سعید۔ وجاء فی الحدیث: ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته، ابوداود ج: ۲ ص: ۳۳، امدادیہ، ملتان۔

(۳) ووقتہا ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوز الذبح فی لیالیہا الا انه یکرہ لاحتمال الغلط فی الظلمة وایام النحر ثلاثة، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶، ط: سعید۔ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، ط: رشیدیہ۔ بدائع ج: ۵ ص: ۶۵، فصل اما وقت الوجوب، ط: سعید۔ شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲۔

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔ (۱)



رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہدے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

(۱) کل عیب یزید المنفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاضحیة وما لایکون بهذه الصفة لایمنع، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹ ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳. فتاویٰ رحیمیہ ج: ۱۰ ص: ۴۹، ط: دارالاشاعت.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلالها، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. بدائع ج: ۵ ص: ۸۱. ویتصدق بجلدها او یعمل منه نحو غریبال وجراب، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱ ط: رشیدیہ. ویتصدق بثمانه لان القرية ذهب عنه فیصدق به، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیة. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹.

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جا رہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔ (۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔ (۲)

(۱) قال فی البدائع: لان الذبح هو القربة فيعتبر مكان فعلها مكان المفعول عنه، وان كان الرجل في مصر واهله في مصر آخر فكتب اليهم ان يضحوا عنه روى عن ابي يوسف انه يعتبر مكان الذبيحة فقال ينبغي لهم ان لا يضحوا عنه حتى يصل الى الامام الذي فيه اهله وان ضحوا عنه قبل ان يصل لم يجزه وهو قول محمد، بدائع ج: ۵ ص: ۷۴، ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. (فتح التوضیحة (فجر) نصب علی الظرفیة (یوم النحر) إلى آخر آیامه (قوله نصب علی الظرفیة) أي لقوله تجب، وهذا بیان لأول وقتها مطلقا للمصري والقروی، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۳، ۳۱۶.

(۲) والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة: الحلقوم وهو مجرى النفس والمرى وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة وان قطع اكثرها فكذلك عند ابي حنيفة وهو الصحيح لما ان للاكثر حكم الكل، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح، ط: رشیدیہ. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۱۲، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۴. بدائع ج: ۵ ص: ۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاكل.



زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنانا جائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہو گیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔ (۳)

(۱) وشرط كون الذابح مسلماً..... شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸. بدائع ج: ۵ ص: ۴۵، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۰۷. ط: رشیدیہ.
(۲) وفي الیتیمہ کتبت الی ابي الحسن علی المرغینانی ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لا يخل بالاعتلاف وان كان يخل به لاتجوز التضحية بها، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵.
(۳) قطع الذنب من الیة الشاة قطعة لا یؤکل المبان، وأهل الجاهلیة كانوا یاكلونه فقال ﷺ ما بین من الحی فهو میتة، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۱، الباب الثالث فی المتفرقات.

زندہ بچہ نکلا

☆..... اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گزرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور اگر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا جائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

(۲، ۱) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة أنه يفعل به ما يفعل بالأم ، فإن لم يذبحه حتى مضت أيام النحر يتصدق به حيا فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فإن بقي عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايحوز ، وعليه اخرى لعامة الذي ضحي . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا ، شامي ج: ۶ ص: ۳۲۲. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱. الباب السادس في بيان ما يستحب في الاضحية ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۸. فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية .

(۳) ومن المشائخ من يذكر لهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع ، فتاوى هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹ ط: رشیدیہ . شامي ج: ۶ ص: ۳۲۳. ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد ويسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحي و يسلمخ قبل ان يبرده. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، ۳۰۰. بدائع ج: ۵ ص: ۸۰، اما الذي يرجع الى آلة التضحية، البحر ج: ۸ ص: ۷۰. شامي ج: ۶ ص: ۲۹۶.

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے
(۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے
جانور کو ذبح کرے۔ (۲)

(س)

سرا لگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سرا لگ کرنا مکروہ ہے
مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔ (۳)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم
سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

(۱) والوقت المستحب للتضحية في حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفي حق اهل
المصر بعد الخطبة، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، اما الذي يرجع الى
وقت التضحية، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸.

(۲) واذا ترك الصلوة يوم النحر بعد رادوا بغير عذر لا تجوز الاضحية حتى تزول الشمس، فتاوى
هندية ج: ۵ ص: ۲۹۵. ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. شامی ج: ۶
ص: ۳۱۸.

(۳) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولا يباين الراس ولو فعل يكره، فتاوى هندية ج: ۵ ص:
۲۸۷. ط: رشيدية. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۲۱۵.
ط: رشيدية. كره النخع وهوان يبلغ بالسكين النخاع و توكل الذبيحة وقيل ان يكسر عنقه قبل
ان يسكن من الاضطراب وكل ذلك مكروه لانه تعذيب الحيوان بالضرورة، فتاوى هندية ج:
۵ ص: ۲۸۸. ط: رشيدية. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، ط: سعيد.

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔ (۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆..... جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے (۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔ (۴)

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه ، رد المحتار ج: ۵ ص: ۹۹ ، ط: سعيد. وج: ۶ ص: ۳۸۵. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۴۹. (وان كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم لم يجز عن واحد) منهم لأن الراقاة لا تنجزاً ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۶. وكذا إذا كان أحدهم عبدا أو مدبراً ويريد الاضحية ؛ لأن نيته باطلة ، لأنه ليس من أهل هذه القرية فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلاً بدائع ج: ۵ ص: ۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما فلا بأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۰. ط: رشیدیہ . باب مايو كل من الحيوان ومالا يوكل . شامی ج: ۶ ص: ۳۰۶. (۳) ويجوز بالجماء التي لا قرن لها وكذا مكسورة القرن كذا في الكافي ، فتاوى هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسر المشاش لا يجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا في البدائع ، فتاوى هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷ ، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ، ط: رشیدیہ . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶، اما الذي يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۴، ط: رشیدیہ.

- ☆..... اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۱)
- ☆..... اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

(۱) (قوله ويضحى بالجماء) هي التي لا قرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرننها بالكسر أو غيره، فان بلغ الكسر إلى المخ لم يجز، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳. فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۴، رشیدیہ.

(۲) وان بلغ الكسر المشاش لا يجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. ط: رشیدیہ، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳.

(۳) اما الذي يرجع إلى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لا تجزى الاضحية بدونها؛ لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لا يقع قربة بدون النية، قال النبي ﷺ لا عمل لمن لانية له، بدائع ج: ۵ ص: ۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید.

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔ (۱)

شرکت سے علیحدہ ہو جانا

☆..... قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی، اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہو گیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہو گیا تو قربانی ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی (۳)، اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔ (۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆..... بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہو جائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔ (۵)

☆..... جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یاد و حصہ میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کر لوں گا، یہ بھی

(۱) ولودیح الباقون بغیر اذن الورثة لایجزیہم لانه لم یقع بعضها قربۃ لعدم الاذن منهم فلم یقع الكل قربۃ ضرورة عدم التجزی، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵ ط: رشیدیہ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸۔
(۲) والتقدير بالسبع یمنع الزیادة ولا یمنع النقصان کذا فی الخلاصة، عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الثامن ج: ۵ ص: ۳۰۴۔ کفایت المفتی ج: ۸ ص: ۱۹۲، دارالاشاعت۔ ولو اشتری بقرۃ یرید أن یضحی بها، ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شياه حکما إلا أن یرید حین اشترایا أن یشرکهم فیها فلا یکره، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴۔ بدائع ج: ۶ ص: ۷۲ ط: سعید۔

(۳) وفقیر شراھا لھا لوجوبھا علیہ بذلک حتی یمتنع علیہ بیعھا، تنویر الابصار مع الدر المختار شامی، کتاب الاضحیۃ، ج: ۶ ص: ۳۲۱ ط: سعید۔

(۴) لأن بعضها لم یقع قربۃ، الدر مع الرد، کتاب الاضحیۃ، ج: ۶ ص: ۳۲۶۔

(۵) ولو اشتری بقرۃ یرید أن یضحی بها ثم اشرك فیها ستة..... وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴۔ شامی ج: ۶ ص: ۳۱۷۔

جائز ہے (۱)؛ لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کر لیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن رائج جواز ہے۔ (۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔ (۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کر لینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کر لیا، جب قربانی ہو چکی تو اس لینے والے نے انکار کر دیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔ (۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

(۱) ولو اشتری بقرة یزید ان یضحی بها ثم اشرك فیها الا ان یرید حین اشتراها ان یشركهم فیها فلا یکره ، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، ط: رشیدیہ . بدائع ج: ۵ ص: ۷۲ . فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۲) ولو اشتری بقرة یزید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیہم ؛ لأنه بمنزلة سبع شياه حکما ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴ . ط: رشیدیہ ، کوئٹہ . بدائع ج: ۵ ص: ۷۲ ، سعید . شامی ج: ۶ ص: ۳۱۷ .

(۳) ویظہران العاریۃ کالودیعة لکونہا مضمونة بالمدین وکذا المشترکۃ ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۳۱ . یعنی انها امانة لظہوران نصیب شریکہ امانة فی یدہ فلا تجزی کالودیعة ولا یخفی ان المراد شاة واحدة مشترکۃ بخلاف شاتین بین رجلین ضحیا بہما فانه یجوز ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۳۱ ط: سعید . بدائع ج: ۵ ص: ۷۷ ، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب . ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۳ . (۴) فتاویٰ محمودیہ ج: ۴ ص: ۲۹۷ .

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (۱)

شریک کرنا

☆..... کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کر سکتا ہے۔ (۲)

☆..... اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کر سکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کر سکتا۔ (۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کر سکتا ہے۔ (۴)

(۱) وان كانوا كبارا ان فعل بامرهم جاز عن الكل في قول ابى حنيفة وأبى يوسف وان فعل بغير امرهم او بغير امر بعضهم لا يجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعا. شامى ج: ۶ ص: ۳۱۵. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۸۷ ط: سعيد.

(۲) في الهنديه: ولو اشترى بقره يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لانه بمنزلة سبع شياه حكما الا ان يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلا يكره وان فعل ذلك قبل أن يشتريها كان أحسن وهذا اذا كان موسرا، هنديه، الباب الثامن، ج: ۵ ص: ۳۰۴ ط: رشديه. شامى ج: ۶ ص: ۳۱۷ ط: سعيد.

(۳) في الهنديه: وان كان فقيرا معسرا فقد أوجب بالشراء فلا يجوز أن يشرك فيها وكذا لو اشرك فيها ستة بعد ما أوجبها لنفسه لم يسعه لانه أوجبها كلها لله تعالى وأن اشرك جاز ويضمن ستة اسباعها، ج: ۵ ص: ۳۰۴ ط: رشديه. الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة شامى ج: ۶ ص: ۳۱۷

(۴) في الهنديه: ولو ذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا في ظاهر الرواية فقال الحسن بن زياد في كتاب الاضحية ان كان أولاده صغارا جاز عنه وعنهم جميعا في قول ابى حنيفة =

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری، تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابہ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہ نامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاویٰ موجود ہیں۔ (۲) اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆..... کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

= وابی یوسف وان كانوا كبارا ان فعل بامرهم جازعن الكل في قول ابي حنيفة وابي يوسف وان فعل بغير امرهم او بغير امر بعضهم لان جواز عننه ، ولا عنهم في قولهم جميعا ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السابع في التضحية عن الغير، ط: رشيدية . وفيه ايضا وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامراته إلا باذنه، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۳ ط: رشيدية . شامي ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعيد. (۱) ومنها ان يكون مسلما او كتابيا فلا تؤكل ذبيحة اهل الشرك والمرتد لانه لا يقرب على الدين الذي انتقل اليه ، هندية ج: ۵ ص: ۲۸۵. شامي ج: ۶ ص: ۲۹۶. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۲۸. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۴۵، فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان . فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۰۷. ط: رشيدية.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر: ۵۰ جمادی الاولیٰ، خصوصی شیعہ نمبر، ۱۴۰۸ھ، ۱۹۸۸ء.

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے. ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت. احسن الفتاویٰ ج: ۷ ص: ۵۰۹.

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مر گیا تو اس سے قربانی ساقط ہو گئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کر گیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی، تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذرمانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذرمانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگی، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔ (۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے ”عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فليقر بن مصلانا. ابن ماجہ ابواب الاضاحی ج: ۱ ص: ۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عید گاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱، ۲) فی الہندیہ : ولومات الموسر فی ایام النحر قبل أن یضحی سقطت عنه الاضحية ج: ۵ ص: ۲۹۳. الباب الاول، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۶.
(۳) وفي الشامية: واعلم أنه قال في البدائع: ولونذر أن يضحى شاة وذلك في أيام النحر موسر فعليه أن يضحى شاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بایجاب الشرع ابتداء إلا اذاعني به الاخبار عن الواجب عليه فلا يلزمه إلا واحدة ج: ۶ ص: ۳۲۰، ۳۲۲. ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳.

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔ (۱)

صاحب نصاب غریب ہو گیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہو گیا، تو اس سے قربانی ساقط ہو جائے گی۔ (۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کر دینا زیادہ بہتر ہے۔ (۳)

صدقہ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔ (۴)

(۱) البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۳، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۴. فصل اما شرائط الوجوب. ط: سعید.

(۲) فلو كان غنيا في أول الايام، فقيرا في آخرها لا تجب عليه، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۵، ۳۱۹. عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۲. ولو افتقر في ايام النحر سقطت عنه وكذا لومات ولو بعدها لم تسقط، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴.

(۳) ولو تركت الضحية ومضت أيامها تصدق بها حية وفي الشامية (قوله تصدق بها حية) لوقوع الياس عن التقرب، بالاراقة، وان تصدق بقيمتها اجزاء ۵؛ لأن الواجب التصديق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۰. كفايت المفتي ج: ۸ ص: ۲۵۲.

(۴) في البحر: ولم تجب الا بملك النصاب فدل ان وجوبها بالقدر الميسر؛ لأن اشتراط النصاب لا ينافي وجوبها بالممكنة كما في صدقة الفطر، ج: ۸ ص: ۱۷۴. ط: ايچ ايم سعید. و في تنوير الابصار: و شرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به صدقة الفطر، شامی =

صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کر کے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔ (۱)

(ض)

ضرورت اصلیه

ضرورت اصلیه سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت و آبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت و حرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیه میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیکیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیه میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔ (۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج: ۶: ص: ۳۱۲ ط: ایچ ایم سعید۔ ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۹۲ ط: رشیدیہ۔

(۱) ومنها ان لا يقوم غيرها مقامها حتى لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها في الوقت لا يجزيه عن الاضحية لان الواجب تعلق بالاراقة، والأصل ان الواجب اذا تعلق بفعل معين انه لا يقوم غيره مقامه كما في الصلاة والصوم وغيرهما، بدائع ج: ۵: ص: ۶۶، فصل اما كيفية الوجوب. شامی ج: ۶: ص: ۳۲۰۔

(۲) قال المحقق قوله وفسره ابن ملك اى فسر المشغول بالحاجة الاصلية حيث قال وهى ما يدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا كالفقة ودور السكنى وآلات الحرب والثياب المحتاج اليها لدفع الحرا والبرد او تقدير اكالآت الحرفة واثاث المنزل ودواب الركوب وكتب العلم لاهلها، شامی ج: ۲: ص: ۲۶۲. البحر ج: ۲: ص: ۲۰۶ ط: سعید۔ ہندیہ ج: ۱: ص: ۱۷۳ ط: رشیدیہ

نہیں ہے۔ (۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔ (۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔ (۳)

عضوتناسل

مذبحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبحہ کا حرام ہے۔ (۴)

(۱) وفي السراج ودلت المسألة ان الملاهي كلها حرام ويدخل عليهم بلا اذنهم لانكار المنكر قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات قلت وفي البرازية استماع صوت الملاهي كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر، شامي ج: ۶ ص: ۳۴۸، ۳۴۹ .

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله ، مشكوة ص: ۳۲، كتاب العلم ، ط: قديمي كتب خانہ .

(۳) وفي البدائع :الا انه لم يدخل فيها ليلة العاشرة من ذى الحجة لانه استتبعها النهار الماضي وهو يوم عرفة بدليل ان من أدركها فقد أدرك الحج كما لو أدرك النهار وهو يوم عرفة . ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب . ط: سعيد .

(۴) في الدر المختار: وكره تحريما وقيل تنزيها والاول اوجه من الشاة سبع ، الحياء و الخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للآثر الوارد في كراهة ذلك . شامي ج: ۶ ص: ۷۹، مسائل شتى . ط: سعيد .

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

- ☆..... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں ، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔ (۱)
- ☆..... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔ (۲)
- ☆..... عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔ (۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں ، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل ”جانوروں کی عمریں“ عنوان کے تحت گزر چکی ہے۔ (۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں ، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

(۱) فی الہندیہ : وکذلک ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد وولد له ج: ۵: ص: ۳۰۴، ط: رشیدیہ۔ کذا فی الشامیہ ج: ۶: ص: ۳۲۶، ط: سعید۔ البحر ج: ۸: ص: ۸۷۸، بدائع ج: ۵: ص: ۲۷۰۔

(۲) فی الہندیہ : ولو أرادوا القرية الاضحیة أو غيرها من القرب أجزأهم سواء كانت القرية واجبة أو تطوعا أو وجب علی البعض دون البعض، ج: ۵: ص: ۳۰۴، فیہ ایضا : وکذلک ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد الخ ج: ۵: ص: ۳۰۴

(۳) حوالہ بالا۔ شامی ج: ۶: ص: ۳۲۶، البحر ج: ۸: ص: ۸۷۸، بدائع ج: ۵: ص: ۲۷۰

(۴) فی الہندیہ : ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ستة اشهر والثني ابن سنة الخ ج: ۵: ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ۔ بدائع ج: ۵: ص: ۷۰، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب۔

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسپر عمل کرنے کا احتیاط حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آ سکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آ جانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نودن کا ہوگا، اب اگر اس کے بچے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہو کر آٹھ نودن زائد ہو چکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے ”مسئہ“ کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہو سکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی - ج: ۸ ص: ۲۱۷، ط: دارالاشاعت۔

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقيم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔ (۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلاشبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر دون ما يتعلق به وجوب الزكاة، هندیہ، کتاب الاضحیہ، ج: ۵ ص: ۲۹۲، ط: رشیدیہ، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۳، ط: سعید۔

ہے، (۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلا ضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں۔ (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہو گیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۴)

عیب دار ہو گیا

☆..... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (۵)

☆..... اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

(۱) فی الہندیہ: والمرأة المسلمة والکتابیۃ فی الذبح کالرجل، ج: ۵ ص: ۲۸۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۲۰۷. ط: رشیدیہ.

(۲) فیہ ایضا: والحاصل أن کل مافیہ زیادة ألم لایحتاج الیہ فی الزکاة مکروه، کذا فی الکافی ہندیہ، ج: ۵ ص: ۲۸۸.

(۳) فی الہندیہ: وأما صفته فہو أن یکون سلیمًا من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع الخ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵. ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳.

(۴) ولوقدم أضحیۃ لیذبہا فاضطربت فی المكان الذی یذبہا فیہ فانکسرت رجلہا ثم ذبحہا علی مکانہا أجزاء الخ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹. ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۵.

(۵) ولواشترها سلیمۃ ثم تعیبت بعیب مانع کما مرفعلیہ اقامۃ غیرہا مقامہا ان کان غنیًا وان کان فقیرًا جزأہ ذلک وکذا لو كانت معیبة وقت الشراء لعدم وجوبہا علیہ بخلاف الغنی. شامی ج: ۶ ص: ۲۰۷. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶. فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب.

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب و نقص پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہو تو اگر قربانی منت و نذر کی ہو تو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر و منت کی نہ ہو تو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کر دینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆..... اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہو گئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔ (۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔ (۴)

(۱) ایضاً

(۲) ولواشتری رجل اضحیة وهی سمنیة فعجفت عنده حتی صارت بحیث لو اشترها علی هذه الحالة لم تجزئه إن كان موسراً ، وان كان معسراً اجزأته إذ لأضحیة فی ذمته ، فان اشترها للأضحیة فقد تعینت الشاة للأضحیة حتی لو كان الفقیر أو جب علی نفسه اضحیة لا تجوز هذه ، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۹. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحر ج: ۸ ص: ۷۷.

(۳) ولوقدم أضحية لیذبحها فاضطربت فی المكان الذی یذبحها فیہ فانكسرت رجلها ثم ذبحها مقامها أجزأه ، ج: ۵ ص: ۲۹۹. ط: رشیدیہ. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۳۳۵. ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶. البحر ج: ۸ ص: ۷۷، ط: سعید.

(۴) قال رحمه الله: ولا یذبح قبل الصلوة ویذبح غیره یعنی لایجوز لاهل المصر ان یذبحوا الاضحیة قبل ان یصلوا صلوة العید ویجوز لاهل القرى والبادیة ان یذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان یصلی الامام صلاة العید والاصل فی ذلك قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فلیعد ذبیحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسكه ، وأصاب سنة المسلمین ، قال صاحب النهاية: =

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔ (۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی اس سال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔ (۲)

عیسائی کا ذبیحہ

”یہود کا ذبیحہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔



غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

= هذا يشير الى ما ذكر في المبسوط حيث قال لا يجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۲۳۰. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸.

(۱) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحر ثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشکوة ج: ۱ ص: ۱۲۹. ط: قديمي كتيخانه.

(۲) ذكر الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثني منه ابن سنة وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي في الثني من الشاة والمعز ما تم له حول وطعن في السنة الثانية، بدائع ج: ۵ ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. الباب الخامس، ط: رشيدية. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعيد. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲. ط: سعيد

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔ (۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہو گیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہو گیا اور وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔ (۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔ (۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆..... اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مر گیا یا گم ہو گیا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۵)

(۱) وعلى هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره بأن كان كافرا أو عبدا أو فقيرا أو مسافرا في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره فإنه يجب عليه..... ولوضحي في أول الوقت هو فقير فعليه أن يعيد الاضحية وهو الصحيح، هندية. ج: ۵ ص: ۲۹۳. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵.

(۲) ولا يشترط أن يكون غنيا في جميع الوقت حتى لو كان فقيرا في أول الوقت ثم أيسر في آخره تجب عليه، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲، ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۶۲. فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعيد.

(۳) وفقير شراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۱. وفي الشامية: لأن شراءه يجرى مجرى الايجاب وهو النذر بالتضحية عرفا، ج: ۶ ص: ۳۲۱.

(۴) أيضا

(۵) والفقير لو سرق شاته ولم يشتر آخرى ليس عليه أخرى والغنى يجب عليه أخرى =

اور اگر غریب آدمی نے پہلا جانور گم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانور خریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔ (۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگر کسی نے کسی کے جانور کو غصب کر کے قربان کر ڈالا تو قربانی ادا ہو جائیگی البتہ غاصب پر ضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کر دے۔ (۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جو جانور ناپاکی، غلاظت کھاتا ہے اس کے باندھنے (پابند رکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ وغیرہ کھلایا جائے کھلا اور آزاد پھرنے نہ دیں تا کہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے، اگر اونٹ ہے تو چالیس روز، گائے بھینس بیل وغیرہ کو بیس روز اور بکرا بکری کو دس روز بند رکھ کر چارہ کھلایا جائے۔ (۳)

= لان الوجوب على الفقير بالشراء والشراء يتناول حقه المعين فوجب التضحية به، فسقط والواجب بهلاك المعين، خلاصة الفتاوى ج: ۴ ص: ۳۱۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. ط: سعيد (۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بايتهما شاء ولو كان معسرا فاشترى شاة ووجهها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحي بهما، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۴. ط: رشيدية. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۵. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۲۶. فصل اما كيفية الوجوب، ط: سعيد.

(۲) في المنتقى لو غصب اضحية غيره فذبحها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها اجزأه ماصنع لانه ملكها بسابق الغصب، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۳. ط: رشيدية. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹. بدائع ج: ۵ ص: ۲۶. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) ولا تجوز الجلالة وهي التي تاكل العذرة ولا تاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسك اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقر يمسك عشرين يوما والغنم عشرة ايام، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۸. ط: رشيدية. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. ط: سعيد. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵. بدائع ج: ۵ ص: ۴۵. فصل اما بيان شرط حل الاكل، ط: سعيد.

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

”کافر لوگوں کو گوشت دینا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے (۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔ (۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔ (۳)

فساد ہو گیا

اگر کسی شہر میں فساد ہو گیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہو گیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔ (۴)

- (۱) وحل ذبیحۃ مسلم و کتابی لقولہ تعالیٰ ”وطعام الذین اتوا کتاب حل لکم“ والمراد بہ ذبائحہم لان مطلق الطعام غیر المذکی یحل من ای کافر ولا فرق فی کتابی بین ان یکون ذمیاً او حربیاً، البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵. بدائع ج: ۵ ص: ۲۵. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶.
- (۲) لامجوسی و وثنی و مرتد و محرم و تارک التسمیۃ عمدا یعنی لا تحل ذبیحۃ هولاء، شامی ج: ۶ ص: ۲۹۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸، ط: سعید. کتاب الذبائح. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵. بدائع ج: ۵ ص: ۴۵. فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحيوان، ط: سعید.
- (۳) ولواشتری شاة للاضحیۃ یکرہ ان یحلہا او یجز صوفہا فینتفع بہ لانه عینہا للقریۃ فلا یحل لہ الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامۃ القریۃ بہا، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. ط: رشیدیہ. والصحیح ان الموسر والمعسر فی حلبہا وجز صوفہا سواء، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱.
- شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. بدائع ج: ۵ ص: ۷۸. ط: سعید.
- (۴) وفي الواقعات لوان بلدة وقعت فیہا فترة ولم یبق فیہا وال لیصلی بہم صلاة العید، فضحوا بعد طلوع الفجر جاز و هو المختار لان البلدة صارت فی حق هذا الحکم كالسواد =

فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہو گیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔ (۲)



قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔ (۳)

= وعليه الفتوى، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵ ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۲ بدائع ج: ۵ ص: ۷۴. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید.

(۱) ولوضحي في أول الوقت وهو فقير ثم أيسر في آخر الوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا، بدائع ج: ۵ ص: ۲۵، فصل اما كيفية الوجوب. عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۳، كيفية الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴، كتاب الاضحية. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۹، كتاب الاضحية. ط: سعید.

(۲) فلو قال كلاما نفسيا لله على ان اضحي بهذه الشاة فاشترى شاة بنية الاضحية وان المشتري غنيا لاتصير واجبة..... وان كان فقيرا في ظاهر الرواية تصير واجبة بنفس الشراء، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۴ ط: رشیدیہ. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۰. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۵ ط: سعید.

(۳) وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ يا رسول الله ما هذه الاضاحي قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه، مشکوة ص: ۱۲۹. قديمی کتب خانہ. ای طریقہ التي امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہو سکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔ (۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ (۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهى من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج: ۳ ص: ۳۱۴. باب الاضحية. الفصل الثالث ط: امداديه. واما الذى يجب على الغنى دون الفقير فما يجب من غير نذر ولا شراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة و احياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج: ۵ ص: ۶۲. فتجب التضحية اى اراقه الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لو تصدق بين الحيوان لم يجوز والتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب، شامى ج: ۶ ص: ۳۱۳. بدائع ج: ۵ ص: ۶۶. فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حکیم الاسلام ج: ۲ ص: ۴۲۶، سنت حضرت خلیل، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان.

(۲) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب ص: ۳۴ ط: ادارۃ المعارف.

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرہویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔ (۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆..... اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے (۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳) اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز واقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

- (۱) قال مالک عن نافع ان عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ قال: الأضحى يومان بعد يوم الأضحى، وقال مالک: أنه بلغه عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ مثل ذلك، موطأ مالک ج: ۲ ص: ۲۹۷، ط: مير محمد کتب خانہ. وفي شرح التنوير شاة اوسع بدنة فجر يوم النحر إلى آخر أيامه، وهي ثلاثة افضلها اولها، الدر مع الرد، كتاب الاضاحى ج: ۶ ص: ۳۱۵. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵، ۷۵، ۷۶، فصل اما الذى يرجع الى وقت التضحية، ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، الباب الثالث فى وقت الاضحية، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۷۳، ۱، كتاب الاضحية، ط: سعيد.
- (۲) ان الرجل اذا كان فى مصر واهله فى مصر آخر فكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبر مكان التضحية فينبغى ان يضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فى المصر الذى يضحي عنه فيه، هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع البحر ج: ۸ ص: ۷۵، ۷۶. بدائع ج: ۵ ص: ۷۴. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.
- (۳) والافضل ان يذبح اضحيته بيده ان كان يحسن الذبح لان الاولى فى القربات ان يتولى بنفسه وان كان لا يحسنه فالافضل ان يستعين بغيره ولكن ينبغى ان يشهد بها بنفسه، هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. الباب الخامس. بدائع ج: ۵ ص: ۷۹. فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۷۹، ۱. ط: سعيد.

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلاً دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے کے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اور محتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔ (۲)

قربانی کا جانور گم ہو گیا

☆..... اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہو گیا، تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔ (۳)

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث یتخذ الثلث ضیافۃ لاقاربہ واصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعاً، فتاویٰ ہندیہ، ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب، ط: رشیدیہ، فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۶، ط: رشیدیہ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل امامیان ما یستحب قبل التضحیۃ.

(۲) ولوباع الاضحیۃ جاز ویشتري بقیمتها اخرى یتصدق بفضل ما بین القیمتین، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السادس فی بیان ما یستحب فی الاضحیۃ، ط: رشیدیہ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵.

(۳) (قوله فعلى الغنى غيرها لالفقير) أى ولو كانت المیتة مندورة بعینها لما فی البدائع ان المندورة لو هلكت أو ضاعت وتسقط التضحیۃ بسبب النذر، غیر انه ان كان موسراً تلزمه أخرى بايجاب الشرع ابتداءً لا بالنذر، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیۃ، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۵، کتاب الاضحیۃ ط: سعید.

☆..... اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔ (۱)

☆..... اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہو گیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہو جاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ (۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کر لیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کر لیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بانيهما شاء، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۴، ط: رشيدية. فالافضل ان يضحي بهما فان ضحي بالاولى اجزأه ولا تلزمه التضحية بالاخري. بدائع ج: ۵ ص: ۲۶. ط: سعيد.

(۲) ولو كان معسرا فاشترى شاة ووجيها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحي بهما، هندية، ج: ۵ ص: ۲۹۴، الباب الثاني بدائع ج: ۵ ص: ۲۶. فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. ط: سعيد.

(۳) ولونذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء الا اذا عني به الاخبار عن الواجب عليه فلا يلزمه الا واحدة =

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرنا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، نبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔ (۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منیٰ میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جاسکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ و تابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، والبدن جعلناھا

= وكذا لو كان معسرا ثم ايسر في ايام النحر لزمه شاتان ، شامي ج: ٦ ص: ٣٢٠، ٣٣٢ . بدائع ج: ٥ ص: ٢٣ . فصل اما شرائط الوجوب ، ط: سعيد . اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به يستوى فيه الغني والفقير (قوله ولو فقير) لان الفقير اذا اشتراها له يلزمه التصديق بعينها بلانذر ، شامي ج: ٦ ص: ٣٢٠ ط: سعيد . (١) احكام وتاريخ قرباني، مصنفه مفتي محمد شفيع صاحب نصح ١٨ : ادارة المعارف ، كراچی .

لکم من شعائر اللہ لکم فیہا خیر۔ سورہ حج آیت: ۳۶۔ (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کر دے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص: ۲۳۔ ط: ادارة المعارف۔

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص: ۲۲۔ ط: ادارة المعارف۔

(۳) (فروع) فی القنیۃ: اشتری بلحمہا ما کولاً فأکله لم یجب علیہ التصدق بقیمتہ استحساناً، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸۔ ط: سعید۔ ولا یحل بیع شحمہا و اطرافہا وراسہا و صوفہا ووبرہا و شعرہا و لبنہا الذی یحلبہ منہا بعد ذبحہا بشئ لا یمکن الانتفاع بہ ولا یعطى اجر الجزاء والذابح منہا فان باع شیئاً من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفۃ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ، و عند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ لا ینفذ مما ذکرنا ویتصدق بثمانہ۔ واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لا یبیعہ بما لا ینتفع بہ الا بعد الاستہلاک ولو باعہا بالدرہم یتصدق بہا جازلانہ قربۃ کالتصدق، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان ما یتستحب قبل التضحیۃ۔ فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱۔ ط: رشیدیہ۔ شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹۔ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۳۳۷۔ ط: رشیدیہ۔ البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸۔ ط: سعید۔

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔ (۱)

قربانی کا وقت

☆..... قربانی کا وقت: شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔ (۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (۳)

☆..... جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے (۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۵)

(۱) واذا ذبحها في وقتها جازله ان يحلب لبنها وينتفع به لان القرية اقيمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القرية مطلق كالاكل ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۱، ط: رشيدية. شامي ج: ۶ ص: ۳۲۹. ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹، ط: سعيد. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۷. ط: رشيدية. (۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادي عشر والثاني عشر اولها افضلها وآخرها ادونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۲، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵، فصل اما وقت الوجوب، ط: سعيد. شامي ج: ۶ ص: ۳۱۸.

(۳) والوقت المستحب للتضحية في حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هندية ج: ۵ ص: ۲۹۵. ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳. شامي ج: ۶ ص: ۳۱۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. ط: سعيد. (۴) والوقت المستحب في حق اهل المصر بعد الخطبة ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۵. فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۲. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳. ط: سعيد. شامي ج: ۶ ص: ۳۱۸. (۵) ولودبح والامام في خلال الصلوة لاتجوز وكذا اذا ضحى قبل ان يقعد قدر التشهد ، فتاوى هندية الباب الثالث في وقت الاضحية ج: ۵ ص: ۲۹۵. ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵.

- ☆..... اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقر عید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھالے۔ (۱)
- ☆..... بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہو گیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)
- ☆..... دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کر سکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔ (۳)
- ☆..... پورے شہر میں کسی مسجد یا عید گاہ میں عید کی نماز ہو گئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔ (۴)
- ☆..... اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔ (۵)

- (۱) وحیلة المصری اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الى خارج المصر في موضع يجوز للمسافرين يقصر فيضحي فيه كما طلع الفجر لان وقتها من طلوع الفجر، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵ ط: سعيد. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۱. ط: رشیدیہ.
- (۲) وقت الاضحیۃ ثلاثۃ ایام العاشر والحادی عشر والثانی عشر..... بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثانی عشر..... فان اخر فالمتحب ان لا ياكل منه و يتصدق بالكل، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، الباب الثالث، ط: رشیدیہ.
- (۳) وقت الاضحیۃ ثلاثۃ ایام العاشر والحادی عشر والثانی عشر اولها افضلها وآخرها ادونها ويجوز في نهارها و ليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵. فصل اما وقت الوجوب. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۲. ط: رشیدیہ.
- (۴) اذا استخلف الامام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع و خرج بنفسه الى الجبابة مع الاقوياء فضحي رجل بعد ما انصرف اهل المسجد قبل ان يصلي اهل الجبابة في الاستحسان تجوز، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۴۳. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵.
- (۵) اذا ترك الصلوة يوم النحر بعد ذراو بغير عذر لا تجوز الاضحیۃ حتى تزول الشمس، =

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆..... قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں،
قربانی درست ہے۔ (۱)

☆..... اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔ عنایہ علی فتح القدر۔ ج: ۸ ص: ۴۳۵۔ (۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ، ط: رشیدیہ.

(۱) ولو قدم اضحیۃ لیذبحها فاضطربت فی المكان الذی یذبحها فیہ فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاء، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹. ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۵. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۶. فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب، ط: سعید.

(۲) وكذلك ان انفلتت عنه البقرة فاصیبت عینها فذهب والقیاس أن لاتجوز..... وجه الاستحسان ان هذا مما لا یمكن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العیوب من اضطرابها، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶.

(۳) وروی عنہما ایضا ان الرجل اذا کان فی مصر واهله فی مصر آخر فکتب الیہم لیضحوا عنه فانه یعتبر مکان التضحیۃ فینبغی ان یضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فی المصر الذی یضحی عنه فیہ وعن ابی الحسن انه لایجوز حتی فی المصرین جمیعاً، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۴. فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب.

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلاً پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا باریویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا

☆..... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہو گیا تو قربانی ساقط ہو جائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو (۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کر دیں گے تو بہتر ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کر دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ولومات الموسر فی ایام النحر قبل أن یضحی سقطت عنه الاضحیة ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ط: سعید. ولو کان موسراً فی ایام النحر فلم یضح حتی مات قبل مضی ایام النحر سقطت عنه الاضحیة حتی لا یجب علیہ الابضاء، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. الباب الرابع، ط: رشیدیہ.

(۲) وان مات احد السبعة المشتركین فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الكل استحساناً لقصد القرية من الكل، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. وقال الورثة ای الکبار منهم نہایہ هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع؛ لان الموت لا یمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) ان الشراء من الفقیر للأضحیة بمنزلة النذر، بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۶، فصل اما کیفیة الوجوب، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۵. فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن.

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆..... جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کر لے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزء قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزء کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆..... قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشروا راد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا يخذلن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى ذى الحجة واراد ان يضحي فلا يخذلن من شعره ولا من اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائي ، ج: ۲ ص: ۲۰۱ ، ط: قديمى كتيخانه. مشكوة ص: ۱۲۷ ، ط: قديمى كتيخانه. و ظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة والاولى ان يقال المضحي يرى نفسه مستوجبة العقاب وهو القتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصار كل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة و فيضان النور الالهى ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص: ۳۰۶ ، ط: امداديه .

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیراز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ (۱)

☆..... قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ (۲)

☆..... قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ (۳)

☆..... جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔ (۴)

☆..... تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

- (۱) وشرائطها ای شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر ولم يذكر العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل للزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملك مائتي درهم او عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس او متاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولو عقار يستغله ففيل تلزم لوقيمة نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا فان وجب له في ايامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الاربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲، كتاب الاضحية. فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية ، ط: رشيدية . بدائع ج: ۵ ص: ۶۴، فصل اما شرائط الوجوب ، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴ .
- (۲) ولا يشترط ان يكون غنيا في جميع الوقت حتى لو كان فقيرا في اول الوقت ثم ايسر في آخره تجب عليه ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول. ط: رشيدية . بدائع ج: ۵ ص: ۶۴ .
- (۳) ان الاضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم والعبرة للوجوب في آخره من كان غنيا آخره تلزمه ، ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵ . ط: سعيد.
- (۴) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان او حماران ان احدهما يساوى مائتين فهو نصاب ، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۳ . =

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔ (۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کر دو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ (۲)

قربانی کی قضاء

☆..... اگر قربانی کے دن گزر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ، اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔ (۳)

☆..... اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔ (۴)

= الباب الاول .، کتاب الاضحیۃ.

(۱) يجب ربع العشر في عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸ بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. ط: سعيد.

(۲) خطبات حکیم الاسلام ج: ۲ ص: ۴۴۴. کتب خانہ مجیدیہ، ملتان . احکام و تاریخ قربانی، مفتی محمد شفیع ص: ۲۲، ط: ادارة المعارف.

(۳، ۴) ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاءها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد اوجب التضحية على نفسه شاة بعينها فلم يضحقها حتى مضت ايام النحر فيتصدق بعينها سواء كان موسرا او معسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحي بها فلم يضح حتى مضى الوقت، فتاوى هندیہ ج: ۱ ص: ۲۹۴، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول . ط: رشیدیہ، وایضا ج: ۵ ص: ۲۹۶. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۰. بدائع ج: ۵ ص: ۲۸، فصل اما كيفية الوجوب.

قربانی کی نذرمانی

اگر کسی نے قربانی کی نذرمانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے
خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔ (۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے
بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرنا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں
کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور
قربانی کے ایام گزر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم
صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہ کر خود استعمال نہ کرے بلکہ

- (۱) قال فی البدائع اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذور به ان قال الله علی ان اضحی شاة فتلزم بالنذر کسائر القرب والوجوب بالنذر یستوی فیہ الغنی والفقیر، بدائع ج: ۵ ص: ۶۱. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۰، ط: سعید.
- (۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیر عین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت او فی وسطه او آخره، فتاوی ہندیہ ج: ۱ ص: ۲۹۳، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۲۵، فصل اما کیفیۃ الوجوب.
- (۳) ومنها انه لا یقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لو تصدق بعین الشاة او قیمتها فی الوقت لا یجزئہ عن الاضحیۃ، فتاوی ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیۃ الباب الاول فی تفسیرها و رکعها الخ، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۲۶. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲.
- (۴) ولوترکت التضحیۃ ومضت ایامها تصدق بها حیۃ وان تصدق بقیمتها اجزأہ ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هو المقصود، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۰. بدائع ج: ۵ ص: ۶۸. فصل اما کیفیۃ الوجوب، ط: سعید.

صدقہ کر دینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔ (۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری امید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ (۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا ضروری ہے۔ (۴)

(۱) ولوحلب اللبن قبل الذبح أوجز صوفها يتصدق به ، ولا ينتفع به كذا في الظهيرية ، وإذا ذبحها في وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجز صوفها وينتفع به؛ لأن القرية اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القرية مطلق كالأكل كذا في المحيط ، هندية ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس ، ط: رشيدية . بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية ، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹، ط: سعيد. تكملة فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۷، كتاب الاضحية ، ط: رشيدية .

(۲) عن ابی ہریرۃ مرفوعاً ، رواه ابن ماجہ ص: ۲۲۶. باب الاضاحی واجبة ہی ام لا ، ط: قديمی کتب خانہ. کنز العمال ج: ۵ ص: ۱۰۷. رقم الحديث: ۱۲۲۶۱، ط: مؤسسة الرسالة .

(۳) عن محمد في المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصير اضحية ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۴، الباب الثاني ، ط: رشيدية .

(۴) قال البقالي المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبر بدون الواو ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح، الباب الاول. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۹. شامی ج: ۶ ص: ۳۰۱، ط: سعيد.

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلا ضرورت بدلنا مکروہ ہے (۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ (۲)

قربانی کے جانور

☆..... قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ، زروادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، زروادہ، تیسری قسم: گائے، بھینس، زروادہ۔ (۳)

(۱) (قوله لوجبها في الذمة فلا تتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلا يحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لا يحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، ويأتى قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعيين ايضا، شامى ج: ۲ ص: ۳۲۹. وبعد عشرة اسطر..... ويكره ان يبدل بها غيرها أى إذا كان غنيا، شامى ج: ۲ ص: ۳۲۹. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية في ضميره ففي ظاهر الرواية لاتصير اضحية حتى يوجهها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظر ان كان المشتري غنيا لا يصير واجبا في الروايات كلها لانها واجبة في ذمته فلا تحتاج إلى التعيين الخ طحطاوى على الدرر ج: ۴ ص: ۱۶۲. بدائع ج: ۵ ص: ۲۲، ۲۶، فصل اما كيفية الوجوب، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعيد.

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهي سمينه فعجفت عنده حتى صارت بحيث لو اشترى على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا، ولواشترى اضحية وهي صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهو موسر..... لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط: رشيدية. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعيد.

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكور والانثى منه والخصى والفحل..... والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اور ان کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔ (۱)

☆..... گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولاً وفعلاً و تقریراً ثابت نہیں۔ (۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆..... کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کر لیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو یہ درست ہے۔ (۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ط: سعید، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷.

(۱) ولايجوز في الاضاحي شئ من الوحشي فان كانت متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام فان كانت اهلية تجوز، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، ط: سعید

(۲) وقيل ان ولدت الرمكة من حمار وحشي حمارا لا يوكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس، وان ضحي بظبية وحشية انست او بقررة وحشية انست لم تجز، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ، بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، وقيل اذا نراظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لا تجوز، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ، بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، والتضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰، ط: رشیدیہ، (قوله فيكره ذبح دجاجة وديك) اي بنية الاضحية والكراهة تحريمية كما يدل عليه التعليل، طحطاوی علی الدر ج: ۴ ص: ۱۶۰.

(۳) ولواشترى بقره يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلا يكره وان فعل ذلك قبل ان يشتريها كان احسن، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن، ط: رشیدیہ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔ (۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔ (۲)

☆..... اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کر لیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گزر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔ (۳)

قربانی کے دن میں شک ہو گیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کر لے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔ (۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆..... پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولو اشترى بقرۃ یریدان یضحی بہا ثم اشرك فیہا ستۃ یکرہ ویجزیہم لانہم بمنزلۃ سبع شیاہ حکما، و ہذا اذا کان موسرا، وان کان فقیرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلا یجوز ان یشرك فیہا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشركۃ فی الضحایا، ط: رشیدیہ . بدائع ج: ۵ ص: ۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب .

(۳) وكذا لو اشرك فیہا ستۃ بعد ما اوجبها لنفسه لم یسعه لانہ اوجبها کلہا للہ تعالیٰ وان اشرك جاز ویضمن ستۃ اسباعہا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن، ط: رشیدیہ . بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، ط: سعید .

(۴) واذا شك فی یوم الاضحی فالمستحب ان لا یؤخر الی الیوم الثالث فان اخریستحب ان لا یاکل منه ویصدق بالکل، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ، ط: رشیدیہ .

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کر سکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عید گاہ میں عید کی نماز ہو جانا کافی ہے۔ (۱)

☆..... اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہو چکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔ (۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆..... قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆..... اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کر دیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے۔ (۳)

(۱) وفي الاضاحی للزعفرانی اذا ضحی رجل من الناحية التي صلى فيها او من الناحية الاخرى جاز، فتاوى هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع، ط: رشیدیہ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵. اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الى الجبابة مع الاقویاء فضحی رجل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبابة فی الاستحسان تجوز، فتاوى هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۵، الباب الثالث، ط: رشیدیہ : البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸.

(۲) ولوضعی بعد ماصلی اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبابة اجزأه استحسانا لانها صلوۃ معتبرۃ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵، ط: سعید. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۵. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸. (۳) وفي الکبری مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الى السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الى موضع لا یعد من المصر فذبحها هناك فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ، فتاوى هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الرابع، ط: رشیدیہ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸، ط: سعید.

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کر سکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب میں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کر سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے (۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (۳)

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیۃ الی موضع لا یعد من المصر فذبحها هناك فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیۃ عنه ولوکان قد عاد الی المصر وعلم الوکیل بقدمه لم تجز الاضحیۃ عن الموکل بلا خلاف الخ ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ، ط: رشیدیہ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶ . شامی ج: ۶ ص: ۳۱۸، ط: سعید .

(۲) عن ابن عمر قال اقام رسول اللہ ﷺ بالمدينة عشرين یضحی، هذا حدیث حسن ، ترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط: سعید . وفی مرقاة المفاتیح: ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب، مرقاة ج: ۳ ص: ۳۱۴، باب الاضحیۃ ، ط: مکتبہ امدادیہ ، ملتان .

(۳) قال فی البدائع : قوله عز وجل فصل لربک وانحر قيل فی التفسیر صل صلوة العید =

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔ (۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا (۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہو جائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کر دینا اس پر لازم ہوگا۔ (۳)

قضائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قضائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہو جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا = وانحرالبدن بعدها ومطلق الامر للوجوب فی حق العمل ومتی وجب علی النبی ﷺ یجب علی الامة لانه قدوة للامة روى عنه عليه السلام: من لم یضح فلا یقرین مصلانا وهذا خرج منخرج الوعيد علی ترک الاضحية ولا وعيد الا بترك الواجب، بدائع ج: ۵ ص: ۶۲. کتاب التضحية. (۱) وان مات احد السبعة المشتركين فی البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القرية من الكل، الدر مع الرد، کتاب الاضحية، ج: ۶ ص: ۳۲۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعید. تکمله فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۵، کتاب الاضحية، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فیما يتعلق بالشركة. (۲) (واما شرائط الوجوب) منها اليسار..... (واما حکمها) فالخروج عن عهدة الواجب فی الدنيا والاصول إلى الثواب بفضل الله تعالى فی العقبی، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲. (۳) ولو كان علیه دين بحيث لو صرف فيه نقص نصابه لاتجب، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، و فقیر شراھا لھا لوجوبھا علیہ حتی یمتنع علیہ بیعھا، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۱. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵. بدائع ج: ۵ ص: ۴۵. فصل اما بیان شرط حل الاكل فی الحيوان.

جائز ہے۔ (۱)

قصاب کی اجرت

☆..... قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆..... قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابہ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔ (۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

- (۱) وشرطه كون الذابيح مسلما الخ..... (الدرمع الردج: ۶: ص: ۲۹۶، كتاب الذابيح، ط: سعيد.
- (۲) ولواجر لايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديہ ج: ۵: ص: ۳۰۱، الباب السادس في بيان ما يستحب في الاضحية والانتفاع بها، شامي ج: ۶: ص: ۳۲۹، ط: سعيد. ولا ان يعطى اجر الجزاء والذابيح منها، هنديہ ج: ۵: ص: ۳۰۱، ط: رشيدية. شامي ج: ۶: ص: ۳۲۸. البحر ج: ۸: ص: ۸۷. ابدائع الصنائع ج: ۵: ص: ۸۱. فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية.
- (۳) عن ابي مسعود الانصاري قال كان رجل يقال له ابو شعيب وكان له غلام لحام. الحديث: بخارى ج: ۲: ص: ۸۱، باب الرجل يتكلف الطعام لاختوانه، ط: قديمي كتيخانه. وفي الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصناعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطبق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها، فتح الباري ج: ۹: ص: ۵۶۰، رقم الحديث: ۵۴۳۳، ط: السعدية. باب الرجل يتكلف الطعام لاختوانه

شرکاء کی قربانی درست ہو جائے گی، لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضا قربانی ادا نہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کر دینا لازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔ (۱)

قیدی

☆..... اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہہ کر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے، بہر حال قربانی کرنی ضروری ہے۔ (۲)

☆..... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہو چکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیداد کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہو جاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

(۱) و شمل مالوکان أحدھم مریدا للاضحیۃ عن عامہ واصحابہ عن الماضي تجوز الاضحیۃ عنه ونیۃ اصحابہ باطلۃ وصاروا متطوعین وعلیہ التصدق بلحمہا وعلی الواحد ایضا؛ لأن نصیبہ شائع، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۶، کتاب الاضحیۃ .

(۲، ۳) و شرائطہا الاسلام والاقامۃ والیسار، (والیسار بان ملک مائتی درہم أو عرضا یساویہا الخ الدر مع الرد، کتاب الاضحیۃ، ج: ۶ ص: ۳۱۲. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی تفسیرہا. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۲، فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعید. تکملہ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیۃ، ط: رشیدیہ .

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا (۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

کافر کو گوشت دینا

☆..... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆..... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆..... قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔ (۴)

- (۱) ومن الجائز ان يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدى الى الحرج فلا بد من اعتبار الغنى وهو ان يكون في ملكه مائتادرم او عشرون دينارا أو شئ تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأث به و كسوته و خادمه و فرسه و سلاحه و ما لا يستغنى عنه الخ بدائع ج: ۵ ص: ۶۴، كتاب الاضحية، فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعيد. تجب على حر مسلم مؤسر مقيم عن نفسه، البحر ج: ۸ ص: ۷۳. ۱. ہندیہ ج: ۵ ص: ۱۹۲.
- (۲) و شرائطها ای شرائط وجوبها ولم يذكر الحرية..... ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲. ط: سعيد. ہندیہ ج: ۵ ص: ۱۹۲. الباب الاول.
- (۳) والزراع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وبقرة واحدة غنى وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳، كتاب الاضحية، الباب الاول ط: رشیدیہ.
- (۴) ويهب منها ماشاء للغنى والفقير والمسلم والذمي كذا في الغياثية، ہندیہ ج: ۵ ص: =

کان

☆.....جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں
(۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆.....اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے
ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ شامی (۳)

☆.....جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے
اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کا طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ بہتر نہیں۔ (۴)

کافر

اگر کوئی کافر یا م قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب، ط: رشیدیہ .

(۱) ولا تجوز العمياء.....واللتی لا اذن لها فی الخلقة، (ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، ط: رشیدیہ . بدائع الصنائع ج: ۵: ص: ۷۵. البحر الرائق ج: ۶: ص: ۱۷۶. شامی ج: ۶: ص: ۳۲۳.

(۲) ذکرنا فی الجامع الصغیر ان کان الذاہب کثیرا یمنع وجواز التضحیۃ وان کان یسیرا لا یمنع واختلف اصحابنا بین القلیل والكثیر فعن ابی حنیفۃ^۲ اربع روايات: وروی محمد فی الاصل وفي الجامع انه اذا كان ذهب الثلث اواقل جازوان كان اكثر لا يجوز والصحيح ان الثلث ومادونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى، (ہندیہ ج: ۵: ص: ۲۹۸، ط: رشیدیہ . شامی ج: ۶: ص: ۳۲۳. بدائع ج: ۵: ص: ۷۵. البحر ج: ۸: ص: ۱۷۷.

(۳) (والسكاء) التي لا اذن لها خلقة، ولولها اذن صغيرة خلقة اجزأت زيلعي، الدر مع الرد ج: ۶: ص: ۳۲۴، كتاب الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع ج: ۵: ص: ۷۵. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ط: سعید.

(۴) تجزئ الشرقاء مشقوفة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن، والمقابلة ما قطع من مقدم اذنها شيء وترك معلقا، والمدبرة ما فعل ذلك بموخر الاذن من الشاة، شامی ج: ۶: ص: ۳۲۵، كتاب الاضحیۃ، ط: سعید. البحر ج: ۸: ص: ۱۷۷. بدائع ج: ۵: ص: ۷۵. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

مسلمان ہو گیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گزر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔ (۳)

کتب خانہ

☆..... اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔
☆..... اور اگر ”کتب خانہ“ کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں، تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

- (۱) حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم أسلم فی آخره تجب علیه ، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۲ ، کتاب الاضحیۃ ، الباب الاول . بدائع ج: ۵ ص: ۶۵ ، فصل اما کیفیۃ الوجوب ، ط: سعید .
(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وهی ذاهبة احدى العینین بکماله ، (المحیط البرهانی ، الفصل الخامس فیما یجوز من الضحایا ومالا یجوز، ج: ۸ ص: ۴۶۶ ، المجلس العلمی ادارة القرآن . بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۵ ، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب . البحر ج: ۸ ص: ۶۰ . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۳ .
(۳) وکره تحریمما وقیل تنزیها ، والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء والخصیۃ والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر..... للأثر الوارد فی کراهة ذلک ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۷۹ ، مسائل شتی ط: سعید .
(۴) وان کان له مصحف قیمته مائتا درهم وهو ممن یحسن ان یقرء منه فلاضحیۃ علیه سواء =

☆..... اگر ”کتب خانہ“ کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ (۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔ (۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔ (۳)

کرایہ پردی ہوئی چیز

اگر کرایہ پردی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= كان يقرء منه او يتهاون ولا يقرأ وان كان لا يحسن ان يقرء منه فعليه الاضحية، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحية، الباب الاول. ط: رشیدیہ .

(۱) وشرائطها : الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفي الشامية: قوله واليسار) بان ملك مائتى درهم أو عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول .

(۲) فتجب التضحية..... على حر مسلم مقيم..... مؤسر..... عن نفسه لاعن طفله..... شاة..... (أوسع بدنة) وهي الابل والبقر الخ الدرهم الردج: ۶ ص: ۳۱۳، ۳۱۵. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة. البحر ج: ۸ ص: ۷۴. ۱. تكمله فتح القدیر ج: ۸ ص: ۲۲۹، ط: رشیدیہ .

(۳) واما حكمها فطهارة المذبح وحل اكله من المأكول وطهارة غير المأكول للانتفاع لا بجهة الاكل، فتاوی ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۶، کتاب الذبائح، الباب الاول. ط: رشیدیہ . كفايت المفتی ج: ۸ ص: ۲۶۲

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پردی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔ (۱)

کسان

اگر ”کسان“ کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔ (۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

(۱) أولها الغنى، والغنى فيها من له مائتا درهم أو عرض يساوى مائتي درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهندية ج: ۳ ص: ۳۴۴، ط: ماجديه. عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۲. شامى ج: ۶ ص: ۱۱۲. تكملة فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۵. بدائع ج: ۵ ص: ۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴. ط: سعيد.

(۲) والزراع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب. فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۳، الباب الاول. ط: رشيدية.

(۳) واما صفته فهو ان يكون سليما من العيوب الفاحشة. ولا تجوز العمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجها وهي التي لا تقدر ان تمشي برجلها الى المنسك والمريضة البين مرضها، فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس، ط: رشيدية.

(۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔ (۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔ (۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگرچہ بیع صحیح ہے۔ (۳)

کھال اتارنا

☆..... جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے، یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ (۴)

☆..... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔ (۵)

(۱) ویتصدق بجلدها او یعمل منه نحو غربال و جراب و لایاس بان یشتری به ما ینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس، ط: رشیدیہ . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ولا یبیعه بالدرہم لینفق الدرہم علی نفسہ و عیالہ ولو باعہا بالدرہم لیتصدق بہا جاز لانہ قرۃ کالتصدق بالجلد واللحم وقولہ ﷺ من باع جلد اضحیۃ فلا ضحیۃ لہ یفید کراہۃ البیع واما البیع فجائز لوجوب الملک والقدرة علی التسليم، البحر ج: ۸ ص: ۷۸، ط: سعید.

(۳) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدر ما یرد ویسکن من جمیع اعضائہ وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یرد، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰. ط: رشیدیہ، کوئٹہ.

(۵) ویکره لہ بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعہا وھوان ینحرھا حتی یبلغ النخاع وان یسلخھا قبل ان تبرد، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح، ط: رشیدیہ.

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جھتے ہوں اور نم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح و سالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔ (۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کر دیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔ (۲)

کھال عوض میں دینا

☆..... ملازم، امام، مؤذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔ (۳)

☆..... اگر مذکورہ افراد زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلا عوض دینا درست ہے۔ (۴)

☆..... قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔ (۵)

(۱) وتجزی المجزورة وهي التي جز صوفها ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۸ ، ط: رشيدية . وفيها تناثر شعر الاضحية في غير وقتها يجوز اذا كان لها نقي أو مخ كذا في القنية ج: ۲ ص: ۴۰ بحواله امداد الفتاوى ج: ۳ ص: ۵۹۷ .

(۲) زوال السنة ص: ۲۳ . واغلاط العوام ص: ۱۳۹ ، ط: زمزم بيلشر . وكذلك بيع اللحم في الشاة الحية لأنها انما يصير لحما بالذبح والسلخ فكان بيع المعدوم فلا ينعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۳۹ . فصل اما الذي يرجع الى العقود عليه ط: سعيد . ومنها ان يكون مقدورا التسليم عند العقد ، فان كان معجوز التسليم عنده لا ينعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۴۷ . فصل اما الذي يرجع الى المعقود اليه . (۳، ۴) ويتصدق بجلدها أو يعمل منه ، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۸ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸ . اور تصدق میں بلا عوض تملیک ضروری ہے .

(۵) ولان يعطى اجر الجزار والذابح منها ، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۱ . ط: سعيد . بدائع ج: ۵ ص: ۸۱ . فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية .

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول و فروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلیٰ جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ہبہ کرے بلکہ اسے فروخت کر دے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہو جائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ہبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔ (۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔ (۳)

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها بان يتخذها فرشاً او فرواً او جراباً او غربالاً وله ان يبيعها بالدرهم ليتصدق بها لان ينتفع بالدرهم او ينفقها على نفسه فان باع لذلك تصدق بالثمن أيضا. فتاوى بزازية على هامش الهندية ج: ۶ ص: ۲۹۴ ط: رشيدية . السادس فى الانتفاع بدائع ج: ۵ ص: ۸۱. شامى ج: ۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ويتصدق بجلدها او يعمل منه ، شامى ج: ۶ ص: ۳۲۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸.

(۳) وله ان يبيعها بالدرهم ليتصدق بها لان ينتفع بالدرهم او ينفقها على نفسه فان باع لذلك تصدق بالثمن ، فتاوى بزازية على هامش الهندية ج: ۶ ص: ۲۹۶ ط: رشيدية .

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔ (۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر و غریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔ (۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆..... قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) ایضاً

(۲) وهو مصرف ایضاً لصدقة الفطر والكفارة والنذور وغير ذلك من الصدقات الواجبة، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصروف . (فان بيع اللحم أو الجلد بة) ای بمستهلك (أو بدراهم تصدق بثمانه) الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۸، ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لا اباحه. الدر مع الرد ، باب المصروف ج: ۲ ص: ۲۵۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصروف. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ط: سعيد . تنار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن.

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔ (۱)

☆..... اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کر دے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔ (۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔ (۴)

(۲۰۱) وحيلة التكفين بها التصديق على فقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما وكذا في تعمير المسجد وتماثله في حيل الاشباه ، الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۱، ۳۴۵. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصروف. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ط: سعيد. تنار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۲. ط: ادارة القرآن. (۳) (والجرباء السمينية) فلولم هزولة لم يعجز؛ لأن الجرب في اللحم نقص ، الدر مع الرد، ج: ۲ ص: ۳۲۳. بدائع ج: ۵ ص: ۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس.

(۴) (كره تحريما) وقيل تنزيها والأول أوجه (من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر، الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۷۹. مسائل شتى، ط: سعيد.

(گ)

گا بھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خریدنا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گا بھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کر سکتا ہے اور گا بھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کر سکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ”حاملہ جانور“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید (۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج: ۸ ص: ۱۸۹، کتاب الاضحیۃ والذبیحۃ، دارالاشاعت.

(۲) قال تعالیٰ: ومن الابل اثین ومن البقر اثین (الانعام: ۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ أن النبی ﷺ دخل علیہا وحاضت بسرف قبل أن تدخل مكة وهی تبکی فقال مالک: أنفست؟ قالت نعم، قال: ان هذا امر قد كتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر أن لا تطوفی بالبیت، فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ما هذا قالوا ضحی رسول اللہ ﷺ عن ازواجه بالبقر، (بخاری شریف ج: ۲ ص: ۸۳۲، ط: قدیمی . عن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة، ترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴. تکمله فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۹، ط: رشیدیہ

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔ (۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہونا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوؤں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ (۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔ (۳)

(۱) والفتنة أشد من القتل، البقرة آیت: ۱۹۱۔

(۲) ولا تعاونوا على الاثم والعدوان، المائدة آیت: ۲۔

(۳) وإذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاكثر من هذه الاشياء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاكثر من هذه الاشياء لا تحل ويكره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفيه زيادة ایلام، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح، الباب الاول ط: رشیدیہ۔ البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰۔ کتاب الذبائح ط: سعید۔

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہو جائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہو جائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔ (۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاءها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة، فتاوى ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۴، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۲۶، فصل اما كيفية الوجوب، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲، ط: سعید. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صار ديناً عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلك جاز الكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك وتكون تطوعاً عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولا يكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لما مضى. ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸، ط: سعید.

آپ ﷺ نے فرمایا ”ہمارے لئے بھی اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی“ الترغیب والترہیب ج: ۲ ص: ۳۹۳۔ (۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہو گیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔ (۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کامل نہیں۔ (۳)

گلاٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلاٹ گیا یعنی الگ ہو گیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔ (۴)

(۱) عن علی یا فاطمة قومی واشہدی اضحیتک اما ان لک بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنب اما انه یجاء بها يوم القيامة بلحومها ودمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانک ہی لآل محمد والناس عامة ، کنز العمال ، ج: ۵ ص: ۱۰۲ ، رقم الحديث: ۱۲۲۳۷ ، ط: مؤسسة الرسالة . بدائع ج: ۵ ص: ۷۹ . فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحية . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹ . شامی ج: ۶ ص: ۳۲۸ .

(۲) ولو قدم اضحية لیذبحها فاضطربت فی المكان الذی یذبحها فیہ فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاء ، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹ ، ط: رشیدیہ . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷ . فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۵ . بدائع ج: ۵ ص: ۷۶ ، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۳) ولو اودع رجل رجلا شاة فضحی بها المستودع عن نفسه يوم النحر فاختر صاحبها القيمة ورضی بها فاخذها فانها لاتجزی المستودع عن اضحیته، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۳ ، ط: رشیدیہ . قال فی الشر نبالیة المراد بالودیعة کل شاة كانت امانة فلاتجزی کالودیعة ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۳۱ ط: سعید .

(۴) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولا یباین الرأس ولو فعل یکره ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷ ، کتاب الذبائح ط: رشیدیہ . بدائع ج: ۵ ص: ۶۰ . قبیل فصل اما بیان ما یحرم اكله من اجزاء =

گوشت

☆..... قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔ (۱)

☆..... نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔ (۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆..... بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا (۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کھ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔ (۴)

☆..... اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحيوان. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰.

(۱) ويستحب ان يأكل من اضحيته ويطعم منها غيره جميعا ويهب منها ماشاء للغني و الفقير والمسلم..... فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس. ط: رشيدية. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. (۲) والحاصل ان التي لا يؤكل منها هي المنذورة ابتداء والتي وجب التصديق بعينها بعد ايام النحر والتي ضحي بها عن الميت بامرہ على المختار، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۷، ط: سعيد. واما في الاضحية المنذورة سواء كانت من الغني والفقير فليس لصاحبها ان يأكل ولا ان يوكل الغني، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۰، ط: رشيدية.

(۳) ويقسم اللحم وزنا، قوله لاجزا لان القسمة فيها معنى المبادلة، قال في البدائع: اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التملك واللحم من اموال الربا فلا يجوز تملكه مجازفة. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۷، بدائع ج: ۵ ص: ۲۷۷، فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴، ط: سعيد.

(۴) الا اذا ضم معه من الاكارع او الجلد بان يكون مع احدهما بعض اللحم مع الاكارع ومع الآخر البعض مع الجلد. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۷، ۳۱۸. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴، ط: سعيد.

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

☆..... اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔ (۳)

☆..... بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔ (۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ (۵)

(۲، ۱) حتی لو اشترى لنفسه ولزوجته واولاده الكبار بدنة ولم يقسموها تجزيهم والظاهر انها لا تشترط لان المقصود منها الازالة وقد حصلت ، وحاصله ان المراد بيان شرط القسمة ان فعلت لانها شرط ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۷، كتاب الاضحية ، ط: سعيد.

(۳) وفي فتاوى الخلاصة: تعليق القسمة على ارادتهم. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۷، ط: سعيد.

(۴) (۳) ويقسم اللحم وزنا، قوله لاجزا لان القسمة فيها معنى المبادلة، قال في البدائع: اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التملك واللحم من اموال الربا فلا يجوز تملكه مجازفة. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۷، بدائع ج: ۵ ص: ۲۷۷، فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴. ط: سعيد.

(۵) فتاوى محموديه ج: ۲ ص: ۳۱۶. طحطاوى على مرقى الفلاح ج: ۱ ص: ۸۳. (واما حكمها) فطهارة المذبح وحل أكله من المأكول ، هندية ج: ۵ ص: ۲۸۶. والحاصل ان التى لا ياكل منها هي المنذورة ابتداء والتى وجب التصديق بعينها بعد ايام النحر والتى ضحى بهاعن الميت بامرہ على المختار، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۷، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۲۲، كتاب التضحية ، ط: سعيد.

گوشت صدقہ کر دینا لازم ہے

قربانی اگر نذریا وصیت کی ہے، تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کر دینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول و فروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھا سکتے، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور امام رشتہ دار کھا سکتے ہیں، فقیر و غنی سب کھا سکتے ہیں۔ (۱)

گوشت فروخت کر دیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کر دیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔ (۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے، تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خرید لے، اس کے بعد قربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہو جائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔ (۳)

(۱) نذران یضحی ولم یسم شیئا علیہ شاة ولا یاکل منها وان اکل علیہ قیمتہا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۵ ط: رشیدیہ . ان وجبت بالنذر فلیس لصاحبہا ان یاکل منها شاة ولا ان یطعم غیرہ من الاغنیاء سواء کان الناذر غنیا او فقیرا لان سبیلہا التصدق ولیس للمتصدق ان یاکل صدقہ ولا یطعم الاغنیاء، شامی ج: ۶ ص: ۶۲۷ . فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰ ط: رشیدیہ .

(۲) واللحم بمنزلة الجلد فی الصحيح حتی لا یبیعہ بما لا ینتفع بہ ولو باعہا بالدرہم لیتصدق بہا جاز لانہ قربۃ کالتصدق، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱ . الباب السادس . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸ .

(۳) اذا شارك المتقرب من لا یرید القربۃ لم تجز عن القربۃ ولو کان احد الشراک ذمیا کتابیا او غیر کتابی و هو یرید اللحم لم یجزئہم عندنا والمسلم لو اراد اللحم لا یجوز =

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆..... اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔ (۱)

☆..... اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔ (۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل و عیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندنا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. وقد علم ان الشرط قصد القرية من الكل رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶. ط: سعید. وان كان كل واحد منهم صبيًا او كان شريك السبع من يريد اللحم..... لا يجوز للآخرين ايضا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، ط: رشیدیہ. الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا.

(۱) ولو كان احد الشركاء غير كتابي وهو يريد اللحم لم يجزيهم عندنا..... والمسلم لو اراد اللحم لا يجوز عندنا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن. ط: رشیدیہ.

(۲) اذا شارك المتقرب من لا يريد القرية لم تجز عن القرية وان كان كل واحد منهم صبيًا..... او كان شريك السبع من يريد اللحم..... لا يجوز للآخرين ايضا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة، ط: رشیدیہ.

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

گوئنگے کا ذبح

گوئنگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گوئنگا آدمی ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کو ترک کر دینے میں معذور ہے۔ (۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک الگ الگ چھوٹا جانور لے لے یا ایک بڑے جانور میں

(۱) ويستحب أن يأكل من أضحيته، ويطعم منها غيره، والافضل أن يتصدق بالثلث، ويتخذ الثلث ضيافة لأقاربه وأصدقائه ويدخر الثلث، ويطعم الغني والفقير جميعا إلا أن يكون الرجل ذاعيل وغير موسع الحال، فإن الافضل له حينئذ أن يدعه لعياله ويوسع عليهم به، هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۰۔

(۲) فتحل ذبيحتهما ولو الذابح (اواخرس) مسلما او كتابيا لان عجزه عن التسمية لا يمنع صحة ذكاته كصلوته، الدر مع الردج: ۶ ص: ۲۹۷، ۲۹۸، ط: سعید۔

(۳) فتجب التضحية على مسلم موسر يسار الفطرة عن نفسه لاعتن طفله على الظاهر، الدر مع الردج: ۶ ص: ۳۱۳، ۳۱۵، ط: سعید۔ فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، کتاب الاضحية، ط: رشیدیہ۔ وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامراته الا باذنه، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۳۔ ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعمره واولاده ان كان اولاده صغارا جازعنه و عنهم جميعا وان كانوا كبارا ان فعل بامرهم جازعن الكل وان فعل بغير امرهم او بغير امر بعضهم لا تجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعا؛ لأن نصيب من لم يامر صار لحما فصار الكل لحما، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السابع في التضحية عن الغير ط: رشیدیہ۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہو یا ایک فرد کے متعدد اولاد ہو اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

سات افراد شامل ہو جائیں۔ (۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ (۳)

گیارہویں یا بارہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔ (۴)

(۱) يجب ان يعلم ان الشاة لاتجزى الا عن واحد وان كانت عظيمة والبقر والبعية جزى عن سبعة اذا كانوا يريدون به وجه الله تعالى، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن ط: رشيدية .
(۲) واما الهتماء: وهي التي لا اسنان لها، فان كانت ترعى وتعتلف جازت والا لا، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۸. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۶. فتاوى شامى ج: ۶ ص: ۳۲۴. تكمله فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۴، ط: رشيدية .
(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة: الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه و الذكور والانثى منه الخ، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: ماجديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية، ط: سعيد. شامى ج: ۶ ص: ۳۲۲، كتاب الاضحية، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۶۹ فصل في محل اقامة الواجب ط: سعيد .
(۴) اذا ترك الصلوة يوم النحر بعد زوال الشمس، او بعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس في اليوم الاول والصلوة في الغد تقع قضاء، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۵، الباب الثالث في وقت الاضحية ط: رشيدية .



لاغر جانور

☆..... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہوں یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جاسکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۱)

☆..... اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے (۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۳)

لباس

عید کے دن مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔ (۴)

لنگڑا

☆..... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

- (۱) ولا تجوز العرجاء البین عرجھا وہی التی لاتقدر ان تمشی برجلھا الی المنسک و المریضة البین مرضھا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، ط: سعید.
- (۲) لا المہزولة التی لامخ فی عظامھا وتجاوز بالثولاء الجرباء السمینتین فلو مہزولتین لاتنفی لایجوز اذا ذهب مخ عظمھا فان كانت مہزولة فیھا بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۲۳، ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس.
- (۳) واعلم ان الكل لا یخلو عن عیب والمستحب ان یكون سلیمًا عن العیوب الظاہرة فما جوزھنا جوز مع الکراهة، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۲۳، بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ط: سعید. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷.

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔ (۲)

☆..... ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جاسکے اس کی قربانی جائز نہیں۔ (۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔ (۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے (۵)
مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔ (۶)



مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

(۱) ولا العرجاء ای التي لا يمكنها المشي برجلها العرجاء انما تمشي بثلاث قوائم، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. هندي ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، ط: سعيد.
(۲) حتى لو كانت تضع الرابعة على الارض وتستعين بها جاز، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد
(۳) ولا العرجاء التي لا تمشي الى المنسك ای المذبح، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵.
(۴) فتاوى رحيميه ج: ۱ ص: ۵۲، كتاب الاضحية.
(۵) ويجوز التي بها كى، فتاوى هندي ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشيدية. الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۵، ط: سعيد.
(۶) والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. =

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار میر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں۔ (۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔ (۳)

= بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. (۱) فتاویٰ محمودیہ ج: ۲ ص: ۳۲۳، وفي الهندية يعتبر آخر أيام النحر في الفقر والغنى و الموت والولادة، ج: ۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان. (۲) قال في البدائع لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والاخر عن لم يذبح من امته رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. (۳) فان كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام، حتى لو كانت البقرة وحشية والنور اهليا لم تجز و قيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لا تجوز فتاوى ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۲۹۷، فصل اما محل اقامة الواجب، ط: سعيد.

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔ (۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب الى الله من اوراق الدم وانه ليأتي يوم القيامة بقرونها واشعارها واطلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا. (۳)

(۱) وفي الينابيع: والمعنوه والمجنون بمنزلة الصبي، والذي يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحى عنه وليه من ماله في الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحى بها لاتجب في مال المجنون، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵ ط: سعيد.

(۲) ويضحى بالجماء والخصى والثولاء اي المجنونة، الدر مع الرد ج: ۵ ص: ۳۲۳. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس في بيان محل كيفية الواجب. تكملة فتح القدير ج: ۸ ص: ۳۳۳، ط: رشيدیه. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۶ ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۵، اما الذي يرجع الى وقت التضحية.

(۳) رواه الترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۵، ابواب الاضاحی باب ماجاء فی افضل الاضحیة، ط: سعيد. مشکوة ص: ۱۲۸، الفصل الثاني ط: قديمی کتب خانہ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔ (۲)

مریل جانور

اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

(۱) لا تجوز التضحية بالمريضة البين مرضها، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج: ۶، ص: ۳۲۳، ط: سعيد.

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه والذكور والانثى منه، هندیہ ج: ۵، ص: ۲۹۷، ط: ماجدیہ، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . البحر ج: ۸، ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية ط: سعيد. شامی ج: ۶، ص: ۳۲۲، كتاب الاضحية، ط: سعيد. بدائع ج: ۵، ص: ۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب، ط: سعيد. و فی اصول التوحيد للامام الصفار والتضحية بالديك والدجاجة فی ایام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا فی الخلاصة، عالمگیری ج: ۵، ص: ۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب .

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دینا نہیں صرف کمزور ہے باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور
”بت“ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

مسافر

☆..... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کر سکتا ہے
ثواب ملے گا۔ (۳)

☆..... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کر سکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔ (۴)

☆..... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آگیا یا مقیم ہو گیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

(۱) لاتجوز التضحية بالمهزولة التي لامخ في عظامها، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد.
فلومهزولتين لاتنفى لايحوز اذا ذهب مخ عظمها..... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنفى اي لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، ط: رشیدیہ.
(۲) ولا يعطى اجر الجزاء منها لانه كبيع، لان كلامهما معاوضة لانه انما يعطى الجزاء بمقابلة جزوه، والبيع مكروه فكذا مافي معناه، فان جزه تصدق بها اي فان فعل تصدق بالاجرة اي فيما لو آجرها، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۸، ۳۲۹، ط: سعيد. بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، ط: سعيد.
(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافر لاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲، ط: سعيد. هندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول. بدائع ج: ۵ ص: ۶۳، =

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تمملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام و موزن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆.....مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب.

- (۱) ولا تشترط الإقامة في جميع الوقت حتى لو كان مسافرا في اول الوقت ثم اقام في آخره تجب عليه. ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول. بدائع ج: ۵ ص: ۶۱۵ ط: سعید.
- (۲) فان اشترى شاة للاضحیة ثم سافر له ان يبيعها ولا يضحى بها ومن المشائخ من فصل بين الموسر والمعسر..... وان كان معسرا ينبغي ان تجب عليه، فتاوی ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۲، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۶۵، فصل اما كيفية الوجوب.
- (۳) فان بيع اللحم أو الجلد به أى بمستهلك أو بدرهم تصدق بثمنه، الدرمع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۸، ويتصدق بجلدها الخ الدرمع الرد ج: ۶ ص: ۳۳۸، وايضا في شرح التتوير: ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لا اباحة، الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۳۲۴، باب المصروف. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصروف، ط: سعید. تنار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ط: سعید.
- (۴) وبالاقتداء يجب على المرأة والمسافر، فتاوی ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۵۲، الباب السابع عشر في صلوة العيدين مما يتصل بذلك تكبيرات ايام التشريق ط: رشیدیہ.

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔ (۱)
☆..... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس
کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان
بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

مغزنہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغزنہ رہا ہو۔ (۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے،
لیکن اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا (۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے
برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔ (۶)

- (۱) واما شرائط الذکاة منہا ان یکون مسلما..... فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۵، کتاب الذبائح
الباب الاول فی رکنہ وشرائطہ، ط: رشیدیہ . الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۶، کتاب الذبائح .
(۲) احسن الفتاویٰ ج: ۷ ص: ۵۱۰، کتاب الاضحیۃ والعقیقۃ، ط: سعید.
(۳) ولا تجوز التضحیۃ المہزولۃ الی لامخ فی عظامہا، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعید.
ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۸، ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب.
(۴) امداد المفتین ج: ۲ ص: ۶۸۵.
(۵) اولھا الغنی والغنی فیہا من لہ مائتا درہم أو عرض یساوی مائتی درہم سوی مسکنہ
وخادمہ وثیابہ الی یلبسہا واثاث البیت، فالغنی فی الاضحیۃ ما هو الغنی فی صدقۃ الفطر،
فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الہندیہ ج: ۳ ص: ۳۴۴، ط: ماجدیہ . عالمگیری ج: ۵ =

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆..... قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جن تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆..... اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے۔ (۳)

= ص: ۲۹۲. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴، کتاب الاضحیہ. تکملہ فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۵، ط: رشیدیہ. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. (۱) ولواخرج الاضحیہ من المصر فذبح قبل صلوة العيد قالوا ان خرج من المصر مقدار ما يباح للمسافر قصر الصلوة في ذلك المكان جاز الذبح قبل صلوة العيد والا، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۶، کتاب الاضحیہ الباب الرابع فیما يتعلق بالمکان والزمان، ط: رشیدیہ. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۴، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید. روی الحسن عن ابي يوسف يعتبر المکان الذی یكون فیہ الذبح ولا يعتبر المکان الذی یكون فیہ المذبوح عنه وانما کان كذلك لان الذبح هو القربة فيعتبر مکان فعلها لا مکان المفعول عنه، بدائع ج: ۵ ص: ۷۴، فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعید. (۲) ولو كان الرجل بالسواد واهله بالمصر لم تجز التضحية عنه الا بعد صلوة الامام، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع، ط: رشیدیہ. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۴، ط: سعید. (۳) اولها الغنی والغنی فیہا من له مائتا درهم أو عرض يساوی مائتی درهم سوى مسكنه =

☆..... اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہو اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے۔ (۱)

مکروہ

- ☆..... جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا (۲)،
 جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔ (۳)
 ☆..... جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔ (۴)
 ☆..... جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔ (۵)
 ☆..... قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ (۶)
 ☆..... کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (۷)

= وخادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت، فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهندية ج: ۳ ص: ۳۴۴، ط: ماجديه. هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲. شامى ج: ۲ ص: ۳۱۲. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴، كتاب الاضحية. تكملة فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۵، ط: رشيدية. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. (۱) أيضا
 (۲) ويكره جرّها برجلها الى المذبح، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۶۰.
 (۳) الحاصل ان كل ما فيه زيادة الم لا يحتاج اليه في الذكاة مكروه، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۸۸، ط: رشيدية. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۶. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰. ط: سعيد.
 (۴) أيضا
 (۵) أيضا
 (۶) واذا ذبحها بغير توجه القبلة حلت ولكن يكره، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۸۸، ط: رشيدية. بدائع ج: ۵ ص: ۶۰.
 (۷) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشيدية.

- ☆..... جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔ (۱)
- ☆..... جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔ (۲)
- ☆..... ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (۳)
- ☆..... اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔ (۴)
- ☆..... گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (۵)
- ☆..... ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔ (۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

- (۱) ویکرہ ان یحد الشفرة بین یدیه ،فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشیدیہ۔ بدائع ج: ۵ ص: ۶۰، ط: سعید۔
- (۲) ویکرہ ان یضجعها ویحد الشفرة بین یدیه، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشیدیہ۔ بدائع ج: ۵ ص: ۶۰۔
- (۳) (قوله وكل تعذیب بلا فائدة) منه ذبح واحدة بحضرة اخرى . طحطاوی علی الدر ج: ۴ ص: ۱۵۲، کتاب الذبائح . شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶۔ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۸۸۔
- (۴) وکرہ النخع وقطع الرأس النخع وهوان یصل الی النخاع وهو خیط ابیض فی جوف عظم الرقبة وفي قطع الرأس زیادة تعذیب فیکرہ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، ط: سعید۔ بدائع ج: ۵ ص: ۶۰۔
- (۵) وکرہ الذبح من القفا وفي الذبح من القفا زیادة الم فیکرہ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، ط: سعید۔
- (۶) ویکرہ ان یکسر رقبتها قبل ان تسکن من الاضطراب ویکرہ ان یسلخ قبل ان یرد، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، کتاب الذبائح، ط: سعید۔ بدائع ج: ۵ ص: ۶۰، ط: سعید۔ وکرہ کل تعذیب بلا فائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد) ای تسکن عن الاضطراب، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۶۔

اس پر زکوٰۃ اور قربانی واجب نہیں۔ (۱)

منت مانی

☆..... اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔ (۲)

☆..... اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔ (۳)

منی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کر نیک ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سوا ونٹوں کی قربانی کی جن میں سے ترسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

- (۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الخ الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج: ۶، ص: ۳۱۲، ط: سعيد. عالمگیری ج: ۵، ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها. بدائع ج: ۵، ص: ۶۳، فصل في شرائط الوجوب، ط: سعيد. البحر ج: ۸، ص: ۷۳، كتاب الاضحية، ط: سعيد. تكملة فتح القدیر ج: ۸، ص: ۴۲۵، كتاب الاضحية، ط: رشیدیہ.
- (۲) قال في البدائع: اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به بان قال الله على ان اضحى شاة او بدنة فتلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوى فيه الغني والفقير، رد المحتار ج: ۶، ص: ۳۲۰، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۵، ص: ۶۱، كتاب التضحية، ط: سعيد.
- (۳) قال في البدائع ولونذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء، رد المحتار ج: ۶، ص: ۳۲۰، ط: سعيد. بدائع ج: ۵، ص: ۶۳، كتاب التضحية، ط: سعيد.
- (۴) والدليل عليه ماروى ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحر منها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطى المدينة سيدنا عليا رضی اللہ عنہ فنحر الباقيين، بدائع ج: ۵، ص: ۷۹، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۸، ص: ۷۹، ط: سعيد.

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔ (۱)

مہر اور قربانی

☆..... اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صا حب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر عورت کا حق مہر مجمل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆..... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔ (۴)

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحي كل سنة بشاتين، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۵.
بدائع ج: ۵ ص: ۷۹، ط: سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحها بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما، مشکوة ص: ۱۲۸، الفصل الثاني قديمي كتيخانه. رواه ابو داود ج: ۲ ص: ۳۰ باب ما يستحب من الضحايا. والترمذي ج: ۱ ص: ۲۷۵، باب في الاضحية بكبشين.

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴، ط: سعيد. وفي الهندية: واما المؤجل الذي سمي بالفارسة (كابين) فالمرأة لاتعتبر موسرة بذلك وبالاجماع، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲، ط: سعيد. وفي الهندية: والمرأة تعتبر موسرة بالمهر اذا كان الزوج مليا في المعجل الذي يقال له بالفارسية (دست بيمان) هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲.

(۴) قال في البدائع: لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعيد..... فدل ان الميت يجوز ان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصيبه للقربة، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعيد. =

☆..... میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے

یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچا دے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔ (۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆..... میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے

نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔ (۳)

= وعن حنبل قال رایت علیاً یضحی بکبشین فقلت له ما هذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه ، رواه ابو داود ج: ۲ ص: ۲۹ ، ط: حقایقہ . والترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۵ ، باب فی الاضحیۃ بکبشین ، ط: سعید. مشکوٰۃ ص: ۱۲۸ ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی کتب خانہ .

(۱) قال ابن الملق یدل علی ان التضحیۃ تجوز عن من مات ، مرقاة المفاتیح ، ج: ۳ ص: ۳۰۹ ، باب الاضحیۃ ، ط: امدادیہ ، ملتان .

(۲) وان کان احد الشرکاء ممن یضحی عن میت جاز ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲ ، فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب . ط: سعید .

(۳) (قوله عن میت) أى لوضحی عن میت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها ، وإن تبرع بها عنه له الأکل ؛ لأنه يقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۷ ، ۳۳۵ ، قبیل کتاب الحظر والاباحۃ ، ط: سعید .

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہو تو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہو تو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔ (۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کر سکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ہبہ کر دیں، اور وہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تھے، کر دے، اس سے

(۱) عن جابر قال ذبح النبی ﷺ يوم الذبح كبشين اقرنين املحين موجوئين ذبح بيده وقال بسم الله والله اكبر اللهم هذا عني وعن لم يضح من امتي، مشکوة ص: ۱۲۸، باب في الاضحية، وفي رواية: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحي به رواه مسلم، مشکوة ص: ۱۲۷. قديمي كتيخانه. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) شراء الاضحية بعشرة اولى من أن يتصدق بألف؛ لأن القرية التي تحصل باراقة الدم لا تحصل بالصدقة، خلاصة الفتاوى ج: ۴ ص: ۳۲۰، كتاب الاضحية.

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔ (۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔ (۲)

(۱) فلاح جواز الشاة والمعز لا عن واحد وان كانت عزيمة تساوى شاتين مما يجوز ان يضحي بهما. سمينة، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. اور فتاویٰ رحمیہ میں ہے: (سوال: ۸۶) چھ آدمیوں نے مل کر قربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہو کر آنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کر لی تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: ان مات احد السبعة المشتركين في البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القرية من الكل ولو ذبحوها بلاذن الورثة لم يجزهم، درمختار مع الشامي ج: ۶ ص: ۳۲۶.

روایت مذکورہ فقہیہ سے احتساباً ناجائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہو گیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو گیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اور انہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہو گئی، اسی طرح صورتِ مسئلہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کر حضور ﷺ کے لئے کر دیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کر لیا جائے۔ ج: ۱۰ ص: ۵۷، کتاب الاضحیۃ، دارالاشاعت۔ اوپر جو حکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اور فتاویٰ رحمیہ کی بات احسان سے لہذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔ مؤلف.

(۲) (ويضحى عن ولده الصغير من ماله) صححه في الهداية (وقيل لا) صححه في الكافي قال: وليس للأب أن يفعل من مال طفله ورجحه ابن الشحنة، قلت: وهو المعتمد لما في متن مواهب الرحمن من أنه أصح ما يفتى به، وعلله في البرهان بأنه إن كان المقصود الاتلاف، فالأب لا يملكه في مال ولده كالتعق أو التصديق باللحم، فمال الصبي لا يحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۶. وج: ۶ ص: ۳۳۵. ط: سعيد.

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کر سکتا ہے، اور ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔ (۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بیٹا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بیٹا سے ذبح کرنا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔ (۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

(۱) وفي الولد الصغير عن أبي حنيفة روايتان في ظاهر الرواية يستحب ولا يجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهندية، كتاب الاضحية، فصل في صفة الاضحية ووقت وجوبها ج: ۳ ص: ۳۲۵، ط: ماجديه. هندية ج: ۵ ص: ۲۹۳، شرائط الوجوب. بدائع ج: ۵ ص: ۶۲، فصل اما شرائط الوجوب. تكملة فتح القدير ج: ۸ ص: ۲۲۸. شامى ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴.

(۲) (فتحل ذبيحتهما، ولو) الذابح (مجنوناً أو امرأة أو صبياً يعقل التسمية والذبح) و يقدر. وفي الجوهرة: لا تؤكل ذبيحة الصبي الذى لا يعقل والمجنون، والسكران الذى لا يعقل، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۷.

(۳) و شرط كون الذابح مسلماً، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۶. بدائع ج: ۵ ص: ۴۵، فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان. هندية ج: ۵ ص: ۲۸۵، ط: رشيدية.

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔ (۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔ (۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔ (۳)

(۱) والنحر: فری الأوداج ، محله آخر الحلق ، ولونحر ما یذبح وذبح ما ینحر یحل لوجود فری الأوداج ولكنه یكره ؛ لأن السنة فی الابل النحر فی غیرها الذبح ، ألا ترى ان الله تعالى ذكر فی الابل النحر فی البقر والغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالى : ”فصل لربك وانحر“ قيل فی التاویل أی : انحر الجزور ، وقال الله عز شأنه ان الله يأمرکم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالى وفديناه بذبح عظیم ، بدائع ج: ۵ ص: ۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاكل فی الحيوان . ان اصحاب النبی علیه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم كانوا ینحرون الابل قیاما معقولة اليد اليسرى الخ بدائع ج: ۵ ص: ۴۱ ، والاسهل فی الابل النحر لخلوليتها عن اللحم واجتماع اللحم فیما سواه من خلفها ، بدائع ج: ۵ ص: ۴۱. هندیه ج: ۵ ص: ۲۸۷ ، كتاب الذبائح . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۱ . شامی ج: ۶ ص: ۳۰۳ ، كتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفي رواية فلا یأخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفي رواية من رائی ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یأخذن من شعره ولا من اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج: ۲ ص: ۲۰۱ ، ط: قدیمی کتب خانہ مشکوٰۃ ص: ۱۲۷ ، ط: قدیمی کتب خانہ. وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یرى نفسه مستوجة للعقاب وهو القتل ولم یؤذن فیہ ففداه بالاضحیة وصار کل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعر والبشر لئلا یفقد من ذلک قسط ما عند تنزل الرحمة و فیضان النور الالهی لیتم له الفضائل یتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص: ۳۰۶ ، ط: امدادیه .

(۳) ولاتجزئ الجداء وهي مقطوعة الانف ، هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۸ ، ط: رشیدیہ . الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۲۴ ، ط: سعید . بدائع ج: ۵ ص: ۷۵ ، ط: سعید .

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

نذروالی قربانی کا گوشت

نذروالی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی، قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔ (۲)

(۱) فتجب التضحية على حرم مسلم موسر يسار الفطرة عن نفسه لاعتن طفله، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعيد. وجميع ما ذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لا تفصيل بينهما، بدائع ج: ۵ ص: ۲۴، فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعيد. واما شرائط الوجوب منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲، ط: رشيدية. لهذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی۔ ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۴، ط: رشيدية.

(۲) وياكل من لحم الاضحية هذا في الاضحية الواجبة والسنة سواء اذا لم تكن واجبة بالندروان وجبت به فلا ياكل منها شيئا ولا يطعم غنيا سواء كان الناذر غنيا وفقيرا لان سبيلها التصديق، والحاصل ان التي لا يؤكل منها هي المنذورة ابتداء رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۷، ط: سعيد. وفي الهندية: واما في الاضحية المنذورة سواء كان من الغنى او الفقير فليس لصاحبها ان ياكل ولا يؤكل الغنى، فتاوى هندية ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط: رشيدية.

نشان

جس جانور کو زمین جو تنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔ (۱)

نصاب قربانی

”قربانی کس پر واجب ہے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆..... قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔ (۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

- (۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاضحیة وما لایکون بهذه الصفة لایمنع، ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہذا یہ قربانی کو مانع نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۹، ط: رشیدیہ. وفي الشامیة: والمستحب ان یکون سلیمًا عن العیوب الظاهرة، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۵، ط: سعید.
- (۲) اذا اشترى شاة ینوی بها الاضحیة وعن محمد فی المنتقى اذا اشترى شاة لیضحی بها و اضمرنیة التضحیة عند الشراء تصیر اضحیة کما نوى، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۴، ط: رشیدیہ.
- (۳) ذبح المشتراة لها بلانیة الاضحیة جازت اکتفاء بالنیة عند الشراء، فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۴، ط: رشیدیہ. الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذر.

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ (۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہو جائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔ (۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔ (۳)

(۱) وان كان كل واحد منهم صبيا او كان شريك السبع من يريد اللحم لا يجوز للآخرين والمسلم لو اراد اللحم لا يجوز عندنا ، فتاوى هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، ط: رشیدیہ. وهکذا فی البدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید. ورد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعید.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القرابة من الكل وشمل مالو كان احدهم مريدا للأضحية عن عامه عن الماضي تجوز الاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل مالو كانت القرابة واجبة على الكل او البعض اتفقت جهاتها ولا كاضحية واحصار لان المقصود من الكل القرابة وكذا لو اراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلك جهة التقرب بالشكر على نعمة الولد فقد اراد القرابة ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. فتاوى هندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷. وفي البدائع: ان الجهات و ان اختلفت صورة فهي في المعنى واحد لان المقصود من الكل التقرب الى الله ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ، ط: سعید.

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة: الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه =



واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔ (۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور نا تجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔ (۲)

وصیت

☆..... اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہو سکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (۳)

= و الذکرو الانثی منه، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷. الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۷، کتاب الاضحیۃ ، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ، ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب ، ط: سعید. کفایت المفتی ج: ۸ ص: ۱۹۱.

(۱) ولوارادوا القرۃ الاضحیۃ او غیرها من القرب اجزأهم سواء كانت القرۃ واجبة او تطوعا او وجبت علی البعض دون البعض ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۱، ط: سعید. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۲) احسن الفتاوی ج: ۶ ص: ۳۹۷، کتاب البیوع ، ط: سعید.

(۳) ولواوصی بان یشتری بقرة بجمع ماله ویضحی بها عنه فمات ولم تجز الورثة فالوصیۃ جائزة بالثلث بلا خلاف ویشتري بالثلث شاة ویضحی بها عنه ، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۶، الباب التاسع فی المتفرقات ، ط: رشیدیہ. ولواوصی ان یضحی عنه فی عام من ثلث ماله جاز، فتاویٰ بزازیہ علی هامش الہندیہ ج: ۶ ص: ۲۹۵، ط: رشیدیہ .

☆..... اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔ (۱)

☆..... اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

(۱) من ضحی عن الميت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ، ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. فتاویٰ خانیہ علی ہامش الہندیہ ج: ۶ ص: ۲۹۵، ط: رشیدیہ . قال فی البدائع ان الموت لا یمنع التقرب عن الميت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عن لا یدبح من امته فدل ان الميت یجوز ان یتقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصیبہ للقربة ، بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعید رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید.

(۲) والمختار انه ان بأمر الميت لا یأکل منها والا یأکل ، ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، و الحاصل ان التي لا یؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتي ضحی بها عن الميت بأمره علی المختار شامی ج: ۶ ص: ۳۲۷، ط: سعید. فتاویٰ بزازیہ علی ہامش الہندیہ ج: ۶ ص: ۲۹۰، السابع فی التضحیة عن الغير ط: رشیدیہ .

نہ کرے وہ میری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔ (۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔ اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتدا ہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔ (۲)

ولیمہ

☆..... بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔
☆..... ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) من وجد سعة لأن يضحي فلم يضح فلا يحضر مصلانا، مشکوٰۃ، باب فی الاضحیۃ، ص: ۱۲۷. ابن ماجہ ص: ۲۲۶، ابواب الاضاحی، ط: قدیمی کتب خانہ. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۴، فصل اما فی شرائط الوجوب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۳. ط: سعید.
(۲) فتاویٰ رحیمیہ ج: ۱۰ ص: ۴۵، ط: دارالاشاعت، کتاب الاضحیۃ.
(۳) ولوارادوا القربة الاضحیۃ او غیرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة او تطوعا، وسواء اتفقت جهات القربة او اختلفت، کذا اذا اراد احدهم الولیمۃ وهی ضیافۃ التزویج و ینبغی ان یجوز لانها تقام شکرا لله تعالیٰ علی نعمۃ النکاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة، فاذا قصد بها الشکر او اقامة السنة فقد اراد بها التقرب الى الله. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۷۱، ۷۲، فصل فی شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعید. فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۴ الباب الثامن فیما یتعلق بالشركة فی الضحایا، ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعید. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید.

(۵)

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

(۶)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائنس پرست اور نجوم رست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود و نصاریٰ ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور جوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال و افعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود و نصاریٰ کو ”اہل کتاب“ کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

(۱) ولایعوز فی الاضاحی شیء من الوحش، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، کتاب الاضحیۃ، باب: ۵ وان ضحی بظبیۃ وحشیۃ انست وبقرۃ وحشیۃ انست لم تجز، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، کتاب الاضحیۃ، باب: ۵ بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما فی محل اقامة الواجب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷، ط: سعید. شامی ج: ۶ ص: ۳۲۲، ط: سعید.

(۲) و طعام الذین اتوا الكتاب حل لکم. سورة المائدة آیت: ۵

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔ اور نصاریٰ کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسندہ عن علی رضی اللہ عنہ قال: لا تأکلوا من ذبائح نصاریٰ بنی تغلب فإنہم لم يتمسکوا من النصرانیة بشئ إلا شربہم الخمر، رواہ الشافعی رحمہ اللہ بسند صحیح عنہ، تفسیر المظہری ج: ۳ ص: ۳۴، سورة المائدة، آیت: ۵